بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, October 15, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Perliament House) Islamabad at nine of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾

ترجمہ: ان (مذکورہ) نعمتوں پر مجھ کو (منعم ہونے کی حیثیت سے) یاد کرو، میں تم کو (عنایت سے) یاد رکھوں گا اور میری نعمت کی شکر گزاری کرو اور (انکارِ نعمت یا ترک اطاعت سے) میری ناسپاسی نہ کرو اور، اے ایمان والو (طبیعتوں میں سے غم ہلکا کرنے کے بارے میں) صبر اور نماز سے سہارا (اور مدد) حاصل کرو، بلاشبہ حق تعالیٰ (ہر طرح سے) صبر کرنے والوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ (اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ بدرجۂ اولیٰ) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں (دین کے واسطے) قتل کیے جاتے ہیں۔ اُن (کی ایسی فضیلت ہے کہ ان) کی نسبت یوں بھی مت کہو کہ وہ (معمولی مردوں کی طرح) مردے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ (ایک ممتاز حیات کے ساتھ) زندہ ہیں۔ لیکن تم (ان) حواس سے (اس حیات کا) ادراک نہیں کر سکتے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, October 15, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Perliament House) Islamabad at nine of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا
اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَوٰةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّٰبِرِينَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَٰتٌۢ ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾

ترجمہ: ان (مذکورہ) نعمتوں پر مجھ کو (منعم ہونے کی حیثیت سے) یاد کرو، میں تم کو (عنایت سے) یاد رکھوں گا اور میری نعمت کی شکرگزاری کرو اور (انکارِ نعمت یا ترک اطاعت سے) میری ناسپاسی نہ کرو اور، اے ایمان والو (طبیعتوں میں سے غم ہلکا کرنے کے بارے میں) صبر اور نماز سے سہارا (اور مدد) حاصل کرو، بلاشبہ حق تعالیٰ (ہر طرح سے) صبر کرنے والوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ (اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ بدرجۂ اولیٰ) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں (دین کے واسطے) قتل کیے جاتے ہیں۔ اُن (کی ایسی فضیلت ہے کہ ان) کی نسبت یوں بھی مت کہو کہ وہ (معمولی مردوں کی طرح) مردے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ (ایک ممتاز حیات کے ساتھ) زندہ ہیں۔ لیکن تم (ان) حواس سے (اس حیات کا) ادراک نہیں کر سکتے

QUESTION AND ANSWERS

جناب چیئرمین : بسم اللہ الرحمن الرحیم - وقفہ سوالات - جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب

سوال نمبر ۱۹۰ -

WHEAT PROCURED DURING 1982—86

190. *__Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:__ Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state:

(a) the total quantity of wheat procured annually during the period from 1982 to 1986; and

(b) the procurement price per ton of wheat paid by PASSCO during these years indicating also the cost of transportation, labour, and storage charges separately for each year?

__Mr. Muhammad Ibrahim Reggie Baluch:__ (a) Quantity procured year-wise is as under:—

Year	Quantity purchased (Million Tonnes)
1982	3.131
1983	3.821
1984	2.275
1985	2.533
1986	5.035

(b) The requisite information is as under:—

Year	Procurement Price per Tonne	Transportation Cost	Labour Cost	Storage Cost
		(Per tonne cost in Rupees)		
1982	1,450	85.96	30.69	88.21
1983	1,600	32.84	19.94	55.11
1984	1,600	38.15	21.05	37.07
1985	1,750	31.33	14.40	26.51
1986	2,000	21.39	8.48	21.19

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: کیا محترم وزیر یہ بیان فرمائیں گے کہ اس میں جو پیداوار دی گئی ہے وہ ہر صوبے میں سال وار کتنی مقدار میں پیدا ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین: کس چیز کی ؟

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: گندم کی پیداوار ۔

جناب محمد ابراہیم ریگی بلوچ: جناب انہوں نے پروکیورمنٹ کا جواب مانگا تھا پیداوار کا نہیں مانگا تھا ۔

جناب چیئرمین: غالباً یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ پیداوار کا ہر ایک جگہ کتنا حصہ سرکاری طور پر پروکیور ہو جاتا ہے ۔ اگر انفارمیشن نہیں ہے تو صحیح ہے لیکن اگر ہے تو آپ فرما دیجئے ۔

جناب محمد ابراہیم ریگی بلوچ: اس کے لئے جناب ہمیں فریش نوٹس چاہیئے ۔

جناب چیئرمین: اچھا ۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: جا چھوڑ دیا تجھے حافظ قرآن سمجھ کر

جناب چیئرمین: اگلا سوال : جناب عبدالرحیم میر داد خیل صاحب ۔

MEASURES FOR PROTECTION OF CROPS

191. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state the measures adopted for protection of crops of cotton, sugar cane, wheat and rice from pests in the country?

Mr. Muhammad Ibrahim Reggie Baluch: According to the current Agricultural Policy, import distribution and sale of pesticides is with the private sector.

However, the Federal Government ensures availability of adequate quantity and good quality pesticides in time for the protection of all crops.

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۱۹۲ جناب عبدالرحیم میر داد خیل صاحب ۔

X-RAY AND LABORATORY FACILITIES IN F.G. MEDICAL CENTRE QUETTA

192. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state whether medical facilities particularly of X-Rays and for Laboratory tests are available to to Federal Government employees in the Medical centres located in Baluchistan; if so, the total expenditure incurred on the setting up and running of these facilities during 1983—86?

Syed Sajjad Haider: A medical centre for Federal Government employees headed by a Civil Surgeon is established at Quetta only. The facilities of X-Rays and laboratory tests are not available in this medical centre at present. No expenditure, therefore, has been incurred during the year 1983—86.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ میڈیکل سنٹر کو تعمیر ہوئے اتنا عرصہ گزر گیا اور یہاں بنیادی سہولت نہیں دی گئی، اس کی وجوہات کیا ہیں جبکہ ہسپتال بنا اور اس کیلئے جو لوازمات مطلوب تھے ان کو کیوں ترجیحات نہیں دی گئیں۔

سید سجاد حیدر : اس کا ایک بڑا واضح جواز ہے جی کہ مالی مشکلات کے تحت یہ مجبوری ہے اور میں فاضل رکن کی معلومات کے لئے ان کو مطلع کر دینا چاہتا ہوں کہ اس میڈیکل سنٹر میں، کیونکہ کوئٹہ ایک واحد مقام ہے جہاں پر فیڈرل گورنمنٹ نے اپنا ایک ہسپتال تعمیر کیا ہے موجودہ مالی سال ۸۸-۱۹۸۷ کے اندر ایکسرے پلانٹ فراہم کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ لیبارٹری فیسیلیٹیز جو ہیں وہ اس صوبائی حکومت کے ہسپتالوں میں موجود ہیں اور سرکاری ملازمین کو جو بھی ان کے اخراجات ہوتے ہیں وہ ان کو ادا کر دیتے ہیں یعنی میڈیکل re-imbursement ہم کر دیتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ایک مریض ہے، اس کو ایکسرے کیلئے جانا پڑتا ہے یا اور تکلیف کے ازالے کے لیئے آپ نے کیا تدابیر اختیار کی ہیں۔

جناب چیئرمین : ایکسرے کے متعلق تو انہوں نے فرمایا ہے کہ اس سال میں وہ لگ جائے گا اور وہ ضروری بھی ہے، لیبارٹری ٹیسٹ غالباً ہر ہسپتال میں مہیا کرنا تقریباً مشکل ہو جائے گا جب تک کوالیفائیڈ سٹاف اس کے لیئے نہیں ہوتا اور اس سے بہتر نتائج تبھی حاصل ہو سکتے ہیں کہ وہ ایک جگہ پر concentrated ہوں، یہی جواب وزیر صاحب

نے ارشاد فرمایا ہے اور ایکسرے اس سال لگ جائے گا ۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : ٹھیک ہے جی ۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال ، جناب شیریں دل خان نیازی ۔

School Health Services

193. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) the steps being taken by the Government to introduce health service in schools through out the country; and

(b) whether the students immunization record is maintained by the schools authorities or by the Health Department?

Syed Sajjad Haider: (a) Yes, the following steps have been taken.

2500 posts of doctors for school health services were created during 1986-87 and have continued during 1987-88. This will provide school health services to 40 per cent of the present schools enrolment.

(b) The immunization record is maintained by the Health Department but it is kept in the schools.

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : بچوں کو جو ٹیکے وغیرہ لگاتے ہیں ، اس کی فیس آپ لیتے ہیں یا نہیں

سید سجاد حیدر : یہ ایک ویلفیئر سروس ہے جناب اس کے لیئے ہمارے ڈاکٹر سکول کے بچوں سے چارج نہیں کرتے ۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : کیا اس سکول میں ایسا فنڈ ہے کہ اس سے پیسے نکال کر محکمہ صحت کو اس سلسلے میں دیتے ہیں ۔

سید سجاد حیدر : تمام ٹیکے وغیرہ اور ادویات جو درکار ہوتی ہیں وہ ان ڈاکٹر صاحبان کو جو سکولز کو وزٹ کرتے ہیں بچوں کو جا کر ٹیکے لگاتے ہیں immunization کا اہتمام کرتے ہیں فراہم کی جاتی ہیں ۔

جناب چیئرمین: سوال یہ تھا کہ سکول میں کوئی ایسا فنڈ ہے جس سے بچے اس فنڈ میں contribute کرتے ہیں اور پھر اس فنڈ سے ڈاکٹروں کو ادائیگی کی جاتی ہو۔

سید سجاد حیدر: یہ تو صوبائی محکمہ تعلیم کے متعلق ہے مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال، جناب شیرین دل خان نیازی

APPOINTMENT ON *Ad-hoc* BASIS IN B—17 BY RAILWAY BOARD

194. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) number of persons appointed in B-17 since July, 1980 in various departments by the Railways Board on *ad hoc* and acting charge basis:

(b) the procedure for confirmation, promotion and absorption of the said appointees;

(c) the total number of *ad hoc* appointees since, July, 1980 whose services have been terminated;

(d) whether notice is required to be served before termination of service of *ad hoc* appointee and the period of notice;

(e) whether such *ad hoc* appointment is made for six months or more;

(f) whether period of *ad hoc* appointments are advertised; and

(g) whether *ad hoc* appointments are advertised?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) Only 76 doctors were appointed in B-17/18 on *ad-hoc* basis since March, 1982. No *ad-hoc* appointment was made earlier.

(b) *Ad hoc* appointees are neither confirmed nor promoted during the continuation of their *ad hoc* appointment. They may be absorbed through Federal Public Service Commission on their merit on open competition.

(c) Out of 76 *ad hoc* appointee doctors as mentioned in (a) above, the service of only two (B-17) doctor were terminated while one Lady Doctor resigned from Railway Service of her own accord and one doctor was released from Service.

(d) 30 days' notice is required to be given on either side.

(e) The *ad hoc* appointment is made for six months in the first instance and if required, further extension is obtained from the competent authority.

(f) The period of initial *ad hoc* appointment cannot be extended indefinitely. Extension is given by the competent authority for a period of six months at a time till such time candidates duly selected by Federal Public Service Commission become available.

(g) According to instructions from Establishment Division, advertisement through press is necessary.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جواب میں کہا گیا ہے کہ ایک لیڈی ڈاکٹر اپنی مرضی سے ملازمت سے استعفیٰ دے گئی تو کیا یہ دو سو ملازمین جو نکالے گئے ہیں یہ بھی اپنی مرضی سے گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین : ان ملازمین کا تو اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب! اس سوال کے حصہ " ح " میں ہے اس کا ذکر آتا ہے اس لیے یہ متعلقہ ہے ۔

جناب چیئرمین : " ح " میں وہ ذکر کر رہے ہیں کہ صرف ۶۷ ڈاکٹرز اپوائنٹ کیے گئے تھے ان میں سے ایک جو لیڈی ڈاکٹر تھی اس نے استعفیٰ دیا اور ایک آدھ کو نکالا گیا ہے تو ۶۷ میں آپ دو سو کو نہیں سما سکتے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : انہوں نے فرمایا کہ لیڈی ڈاکٹر نے اپنی مرضی سے استعفیٰ دے دیا ہے تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ جو ابھی حال میں دو سو ملازمین ریلوے کے نکالے ہیں وہ بھی اپنی مرضی سے گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین : وہ تو آپ خود ہی فرما رہے ہیں کہ نکالے گئے ہیں تو مرضی کا اس میں سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : آپ تو وزیر ریلوے بھی نہیں ہیں ، کچھ بھی نہیں ہیں ، وہ خود تشریف فرما ہیں وہ وضاحت کریں ۔

جناب چیئرمین : وہ بھی ہمارے بھائی ہیں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : وہ میرے بھی بھائی ہیں ، میرے کون سے دشمن ہیں ، وہ میرے علاقے کے ہیں ۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! میں معزز سینیٹر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ بسا اوقات ڈاکٹر اس لیئے استعفیٰ دیتے ہیں کہ ان کو بیرون ملک بہترین ملازمت مل جاتی ہے، ورنہ خود بخود وہ استعفیٰ نہیں دیتے، وہ یہ سوال تب اٹھاتے اگر ہم نے ان کو نکالا ہوتا اگر وہ خود استعفیٰ دے دیں کن وجوہات پر وہ استعفیٰ دیتے ہیں وہ تو ان کی مرضی ہے ہم نے ان کو نہیں نکالا۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ ڈاکٹروں کے متعلق دریافت ہی نہیں کر رہے وہ دوسرے دو سو افراد کا ذکر کر رہے ہیں جن کے متعلق ایک تحریک التوا بھی آج آ رہی ہے۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: یہ اگر ابھی جواب مانگتے ہیں تو ابھی دینے کو تیار ہوں، اور اگر تحریک التوا کے وقت جواب چاہیں تو اس وقت دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: نہیں میرا خیال ہے تحریک التوا کے پیش ہونے کے وقت جواب دے دیں اس پر پھر وہ بھی بحث کریں گے، اگلا سوال شیرین دل خان نیازی صاحب۔

Representation of Provinces in the Governing Bodies of Federal Institutions

195. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state whether representation is given to all the four provinces of the country on the governing bodies of Federal Institutions functioning under the said Ministry. If so, the names of members of each governing body with their province-wise break-up?

Syed Sajjad Haider: No.

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: جی نہیں، کا کیا مطلب؟

میاں محمد زمان: جناب والا! یہ تقرریاں جو ہیں یہ صوبائی بنیادوں پر نہیں ہوتیں بلکہ اس میں پارلیمینٹ سے اراکین لیے جاتے ہیں اور مختلف محکموں کے سربراہ لیے جاتے ہیں اور یہ تقرریاں پورے ملک کی بنیاد پر کی جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ اگلا سوال جناب جہانگیر شاہ صاحب جوگیزئی۔

SPECIALIZED TRAINING IN THE TREATMENT OF DIABETES BY DR. NIAZI

196. ***Nawabzada Jehangir Shah:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Dr. Niazi as received specialized training abroad in the treatment of diabetes; and

(b) whether it is also a fact that he has not been given proper posting after training where he could utilize his specialized knowledge for the treatment of diabetic patients; if so, the reasons therefor?

Syed Sajjad Haider: (a) Yes. Dr. M. Aslam Khan Niazi, Civil Surgeon/Associate Physician, Federal Government Services Hospital participated in a three months study course at Jaslin Diabetic Centre, Boston, USA, from 2-4-1985.

(b) Since his return, he is working as Civil Surgeon/Associate Physician and is looking after the cases of general medicine including diabetic patients.

نوابزادہ جہانگیر شاہ : جناب والا ! کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ایک کلاس شروع کی تھی جس میں شوگر کے مریضوں کو تعلیم بھی دیتے تھے، ڈائریکشن بھی دیتے تھے اور انڈر ابزرویشن بھی رکھتے تھے جب سے ان کی تقرری اور جگہ ہوئی ان تمام مریضوں کو سخت تکلیف ہے بشمول مجھے، کیونکہ مجھے بھی شوگر ہے اور اس کی وجہ سے میری شوگر کی تکلیف میں اضافہ ہوا ہے، کنٹرول نہیں ہو سکی تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ گورنمنٹ نے یہ سہولت اس لیے پیدا کی، یا اس لیے کہ وہ آپس کے تنازعات میں ایک دوسرے کو ایسی جگہوں پر تبدیل کرتے رہیں جس سے لوگوں کو فائدہ نہ ہو بلکہ نقصان ہو۔

جناب چیئرمین : نوابزادہ صاحب آپ وزیر صاحب کی معرفت اپنا علاج کرانا چاہتے ہیں یا ہسپتال اور ڈاکٹر کی بھلائی چاہتے ہیں ۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ : چونکہ میں بھی مریض ہوں اور دو اڑھائی سو مریض روزانہ...

جناب چیئرمین : جناب میاں زمان صاحب۔

میاں محمد زمان : جناب والا ! وہ بدستور ذیابیطس کا علاج کر رہے ہیں اور

[MIAN MUHAMMAD ZAMAN]

حکومت نے جس جگہ مناسب سمجھا ہے ان کی ڈیوٹی لگائی ہے اور ان پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ ذیابیطس کے مریضوں کا علاج نہ کریں ۔

جناب چیئرمین : یہ پراونشل گورنمنٹ کا کام ہے کہ ان کو تعینات کریں یا . . . ؟

میاں محمد زمان : ویسے تو یہ سنٹرل گورنمنٹ کا کام ہے لیکن ان کی ڈیوٹی اور فرائض میں شامل ہے کہ وہ ذیابیطس کے مریضوں کا علاج کریں اور وہ کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین : جناب روکڑی صاحب ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ یہ تشوگر کے سپشلسٹ ہیں اور اسی لیئے گورنمنٹ نے انہیں غیر ممالک میں ٹریننگ کے لیئے بھیجا اور اس پر خرچ کیا اور اس کو سول سرجن کر دیا ہے اور جو سپشلسٹ نہیں ہے اس کو ڈیوٹی پر لگا دیا ہے کیا یہ درست ہے ؟

میاں محمد زمان : جناب والا! یہ سپشلسٹ اسی حد تک ہیں کہ انہوں نے تین مہینے کا ایک کورس کیا ہے تین مہینے کا کورس کرنے سے کوئی سپیشلسٹ نہیں ہو جاتا انہوں نے ایک کورس کیا ہے انہیں ایک ایکسٹرا نالج حاصل ہوا ہے اور اس کی بنیاد پر وہ لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں اور ذیابیطس کے مریضوں کا علاج کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ، جناب روکڑی صاحب ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : میں وزیر متعلقہ کو یہ ریکویسٹ کروں گا کہ مہربانی کر کے یہ خود انکوائری کریں جو دوسرا آدمی ہے وہ شوگر کا مرض جانتا بھی ہے یا نہیں جانتا میں آپ پر چھوڑتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : جناب محمد زمان صاحب آپ اس کیس کو دیکھ لیں ۔

میاں محمد زمان : جو معزز رکن فرما رہے ہیں اس کے مطابق تحقیقات کر لی جائے گی ۔ بہر حال سوال یہاں پر یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے تین ماہ کا کورس کیا ہے انہیں یہ سہولت حاصل ہے یا نہیں کہ وہ ذیابیطس کے مریضوں کا علاج کریں ۔ وہ کر رہے ہیں بہر حال انہوں نے جو الزام لگایا ہے اس کی بھی تحقیقات کر لی جائے گی ۔

جناب چیئرمین : جناب محمد طارق چوہدری ۔

جناب محمد طارق چوہدری : روکڑی صاحب بلاوجہ پرسنل ہو رہے ہیں یہ میاں زمان صاحب کو اسی سیکرٹری صاحب نے جو لکھ کر دیا ہے جن کی سفارش پر ان کی سفارش کی گئی تھی وہی وہ پڑھ کر سنا رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں ان ریمارکس کی ضرورت نہیں تھی ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : اس پر ضمنی سوال ہے ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں کئی ہو گئے ہیں ، پانچ سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں ، اگلا سوال

جناب نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی ۔

DISTRICT-WISE POPULATION OF BALUCHISTAN

197. ***Nawabzada Jehangir Shah:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to furnish the population figures of Baluchistan, District-wise collected by the Malaria Department for the year 1951, 1961, 1971 and 1981 separately?

Syed Sajjad Haider: (a) *For* 1951 *and* 1961.—No information on population is available as the programme of Malaria Eradication/Control was launched after 1965 in the province of Baluchistan.

(b) *For* 1971.—District-wise information of population is not available as the working areas of Malaria Control Programme at that time were demarcated into zones without keeping in view the district boundaries.

(c) *For* 1981.—District-wise population data of the province as collected by the Malaria Control Programme for purposes of Malaria control programme only is given below:—

	Population
1	2
Quetta (Rural)	148638
Pishin	184965
Zhob	122130
Loralai	166781
Kalat	177526
	67061
Sibi	118584
Kachhi	244350

[Syed Sajjad Haider]

1	2
Naseerabad	261619
Kohlu	70960
Khuzdar	212549
Bela	116379
Turbat	166100
Gowadar	53154
Kharan	85188
Punjgur	76219

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ؟

نوابزادہ جہانگیر شاہ : یہ ملیریا کا جو census ہے اس کا کیا طریقہ ہے، وہی طریقہ ہے جو general census کا ہوتا ہے یا اس سے مختلف ہوتا ہے ۔

جناب چیئرمین : سوال میں نہیں سمجھا شاید وزیر صاحب سمجھ گئے ہوں گے ۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ : census جو آبادی بتاتی ہے یہ جو ملیریا census کرتی ہے یہ اس census کے مطابق ہوتا ہے جو عام طور پر دس سال کے بعد ہوتا ہے ۔ یا ملیریا کا census اس سے علیحدہ طریقے پر ہوتا ہے یہ میں پوچھنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : ملیریا کا جو کنٹرول سٹاف ہے اور آبادی کے متعلق جو جو معلومات فراہم کرتے ہیں ان کا طریقہ کیا ہے یہ پوچھنا چاہتے ہیں ۔

میاں محمد زمان : ملیریا کے کام کرنے والوں کا طریقہ کار کیا ہے ۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ : کتنے انجکشن اور کتنی tablets دیتے ہیں وہاں پر ایک طریقہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے گھروں کے census ہوتے ہیں کہ اس گھر میں کتنے افراد ہیں اور پھر ملیریا والے کتنے ہیں ۔ مریضوں کی تعداد گھروں کے حساب سے دی تھی یہ census جو انہوں نے کی ہے اور فگرز دیے ہیں کہ اتنی آبادی ہے ۔

جناب چیئرمین : یہ مریضوں کی تعداد نہیں وہ پاپولیشن کی بات کر رہے ہیں، مریضوں کی بات نہیں کر رہے ۔

میاں محمد زمان : پاپولیشن کو cover کیا ہے جتنے ایریا میں جا کر . . . .

نوابزادہ جہانگیر شاہ : اس پاپولیشن کا جو census ملیریا والوں نے کیا ہے کیا یہ اسی کے مطابق ہے جو پہلے سے census ہوا ہے جو ہمیں اعداد و شمار دیئے ہیں یا یہ علیحدہ ہے۔

جناب چیئرمین : سوال یہ ہے کہ جو پاپولیشن کے فگرز آپ نے دیئے ہوئے ہیں یا ملیریا کے محکمے نے آپ کو سپلائی کیے ہیں جو عام مردم شماری ہے اس کے مطابق ہیں یا انہوں نے اپنا کوئی طریقہ نکالا ہے کہ وہ پاپولیشن کو معلوم کریں۔

میاں محمد زمان : میرے خیال میں انہوں نے اپنے طریقہ کار سے کی ہے اور ۱۹۸۱ء میں صرف ایک مرتبہ کی ہے نہ اس سے پہلے ہوئی ہے نہ اس کے بعد ہوئی ہے۔ یہ ۱۹۶۰ء سے ملیریا کا پروگرام چل رہا ہے ۱۹۸۱ء میں ایک مرتبہ کی گئی ہے اور اس کی فگرز دے دی گئی ہیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ : ۱۹۸۱ء جو فگرز دی گئی ہیں اس کے لئے کیا طریقہ کار استعمال کیا گیا تھا۔ House to House, population was 100% covered.

جناب چیئرمین : سمپل کے طور پر لیا تھا۔

میاں محمد زمان : اس کے متعلق فریش نوٹس دے دیں یہاں پر واضح نہیں کیا گیا کہ انہوں نے مردم شماری کی بنیاد پر کیا ہے یا خود کیا ہے۔

جناب چیئرمین : فریش نوٹس، اگلا سوال جناب احسان الحق پراچہ صاحب... آپ بھی پوچھنا چاہتے ہیں، آپ دریافت کر سکتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے بلوچستان کے کتنے اضلاع ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ جغرافیے کا سوال نہیں ہے ملیریا یا پاپولیشن کے متعلق ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ٹھیک ہے اس میں زیارت نہیں لکھا گیا اس کی کیا وجوہات ہیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ : زیارت سبیؔ ضلع میں آتا ہے۔

جناب چیئرمین : لسبیلہ میں آتا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ضلع ابھی بن گیا ہے لسبیلہ میں نہیں ہے سبیؔ میں ہے لیکن وہ الگ ضلع بن گیا ہے اس میں آپ نے کتنے دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں بلوچستان کے جو دو معزز ممبر ہیں ان میں بھی آپس میں اتفاق نہیں ہے ضلعوں کا کتنا نمبر ہے اور کونسا ضلع کس میں شامل ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : مجھے اختلاف نہیں ہے میں نے کہا کہ ابھی زیارت ضلع بنا ہے اور اس میں آپ کتنی سہولت دے رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں وہ انفارمیشن یقیناً ان کے پاس نہیں ہوگی ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : بس آپ ان کو چھوڑ رہے ہیں ، ٹھیک ہے ۔

جناب چیئرمین : جناب احسان الحق پراچہ صاحب ، اگلا سوال ۱۹۸ ۔

PER ACRE YIELD OF WHEAT, RICE, SUGAR-CANE AND COTTON

198. ***Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha** (Put by Abdul Majid Kazi): Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state:

(a) the average yield per acre of Wheat, Rice, Sugar-cane and Cotton crops in the country:

(b) whether the said yield justifies the expenditure being incurred on agricultural extension services?

Mr. Muhammad Ibrahim Reggie Baluch: (a) The average yield acre of these crops in the country is as follows:—

Crops	Average yield (maunds per acre) (1986-87)
Wheat	18.4
Rice	18.3
Sugarcane	426.0
Cotton	5.7

(b) As agricultural extension is a provincial subject, the information is being collected from Provincial Governments and will be placed on the table of the House as soon as it is received.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ہو تو پوچھئے ۔

Mr. Abdul Majid Kazi: Sir, yield is very low as compared to the figures of the world or even the developing countries where we have got similar circumstances of the water availability. I would like to know what steps are being taken to improve the yield per acre in the country Sir?

Mr. Chairman: I think there was a question asked only a few days back and there was at least six pages reply of what the Agriculture Research Organization is doing with regard to improving the yields per acre of various crops. So, if you would kindly refer to that no further question on that would be necessary.

Mr. Abdul Majid Kazi: Thank you.

Mr. Chairman: Next question, Janab Ihsan-ul-Haq Piracha Sahib.

RECOVERY OF LOANS BY THE FEDERAL BANK FOR COOPERATIVES

199. ***Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state the amount of interest free loans advanced and recovered by the Federal Bank for Cooperatives through Provincial Cooperative Banks in each province during the last 2 years?

Mr. Muhammad Ibrahim Reggie Baluch: Due to damage of wheat crop (Rabi season) the Government has allowed the deferment of the recovery of loan for one year. Therefore, the recovery position for 1986-87 will not be compared with the normal years of 1984-85 and 1985-86. However, the estimated disbursement of interest free loans during the year 1986-87 alongwith recovery is as under:—

(Rs. in million)

Province/Region	Disbursement	Recovery
Punjab	1,656.00	141.63
Sind	88.00	1.84
N.W.F.P.	261.00	67.49
Baluchistan	—	—
Azad Kashmir	46.00	8.43
Northern Area	33.00	14.00
Total ..	2,084.00	233.39

[Mr. Muhammad Ibrahim Bloch]

It may be pointed out that the loans disbursed during 1986-87 are not due for repayment in full. The exact figures will be available only after expiry of the dates given for repayment of loans.

Province-wise position of disbursement and recovery of interest free loans during the year 1984-85 and 1985-86 is given below:—

(Rs. in million)

Province/Region	1984-85		1985-86	
	Disbursement	Recovery	Disbursement	Recovery
Punjab	1,211.24	1,211.24	1,284.11	1,284.11
Sind	1.24	1.24	6.06	6.06
N.W.F.P. ..	40.63	40.63	96.21	96.21
Baluchistan* ..	—	—	—	—
Azad Kashmir ..	10.29	10.29	16.43	16.43
Northern Areas ..	5.45	5.45	11.10	11.10
Total ..	1,268.85	1,268.85	1,413.91	1,413.91

*Financing operations in the Baluchistan Province are suspended since 1982 due to heavy default on the part of the Baluchistan Provincial Cooperative Banks and non-furnishing of requisite guarantees by the Baluchistan Provincial Government.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال ؟ نہیں ہے ۔

جناب عبدالرحیم میر دادخیل: اس میں یہ لکھا ہے کہ بلوچستان سے کوئی نہیں تو تقسیم اور وصولیابی کی وجوہات کیا ہیں ۔

Muhammad Ibrahim Reggie Baluch: Financing operations in Baluchistan Province are suspended since 1982 due to heavy default on the part of the Baluchistan Provincial Cooperative Bank and non-financing of guarantees by the Baluchistan Provincial Government. The matter is with the Finance Ministry.

میر حسین بخش بنگلزئی: کیا وزیر موصوف صاحب یہ فرمائیں گے یہ جو تعطل ہوا ہے اس کو بحال کرنے کی تجاویز آپ کے پاس کیا ہیں اور اس کے لیے کتنا عرصہ چاہیئے ۔

جناب محمد ابراہیم رِنگی بلوچ : جناب یہ مسئلہ فنانس منسٹری کے پاس ہے اور فیصلہ فنانس والے ہی کر سکتے ہیں اور بلوچستان گورنمنٹ کا کام ہے وہ گارنٹی دیں ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : فنانس منسٹر صاحب موجود ہیں وہ اس سلسلے میں کچھ ارشاد فرمائیں گے کہ بلوچستان کو کب تک اس سے محروم رکھا جائے گا ۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : یہ میں ابھی سن رہا ہوں اسلیئے میں کچھ عرض نہیں کر سکتا اگر وہ نوٹس دیں گے تو میں انشاءاللہ اس کا جواب دوں گا ۔

جناب چیئرمین : ان کو واقعی پتہ نہیں ہو گا ۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : آف ہینڈ ایک سوال اٹھا ہے تو مجھے کیسے ساری چیزیں کا علم ہو سکتا ہے ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : سوال آپ کی طرف شفٹ ہوا ہے اس لیئے مجبوراً آپ ہی سے پوچھنا پڑا ۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : میں موجود ضرور ہوں لیکن آپ اس کے متعلق مجھے نوٹس عنایت فرمائیں گے تو میں اس کا پورا جواب دوں گا ۔ کاغذات سے پتہ کرنا پڑتا ہے میں ایسے اندازے سے تو نہیں بتا سکتا ۔

جناب چیئرمین : اگر میر داد خیل صاحب اعتراض نہ کریں تو میں جواب دے دیتا ہوں طریقہ کار یہ ہے کہ فیڈرل کوآپریٹو بنک سے صوبائی کوآپریٹو بنک کو جو قرضہ دیا جاتا ہے وہ صوبائی حکومت کی گارنٹی پر ہوتا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر صوبائی کوآپریٹو بنک اس قرض کو اپنی معیاد میں واپس نہیں کرتا تو صوبائی حکومت اس کو ادا کرے گی اب نہ صوبائی حکومت ادا کر رہی ہے اور نہ صوبائی کوآپریٹو بنک ادا کر رہا ہے تو یہ مزید قرضہ دینے سے باز آئے ۔

قاضی عبداللطیف : یہ موجودہ وزیر خزانہ سے جواب مانگ رہے ہیں ، سابقہ وزیر خزانہ سے نہیں ۔

جناب چیئرمین : یہ صحیح ہے ، لیکن میرا بھی فرض بنتا ہے کہ آپ کی کچھ خدمت کروں ، اگلا سوال ، جناب احسان الحق پراچہ صاحب ۔

MEDICAL TREATMENT ON PUBLIC EXPENSE

200. ***Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) the names of Members of the Parliament, Government Servants above Grade 20, Members of the Armed Services, Brigadiers and above, and their equivalents in Navy and Air Force, who were sent for medical treatment abroad on public expense during the last 2 years; and

(b) the total amount in foreign exchange spent on their treatment?

Syed Sajjad Haider: (a) The names of Members of the Parliament Government Servants above Grade 20, Members of the Armed Services, Brigadiers and above, and their equivalents in Navy and Air Force, who were sent for medical treatment abroad on public expense during the last 2 years (1985-86 and 1986-87) are as under:—

MEMBERS OF THE PARLIAMENT

1. Sardar Khizar Hayat Khan, Senator.
2. Sahibzada Yaqub Khan, Foreign Minister.
3. Sardar Muhammad Hashim Khan Luni, Senator.
4. Syed Abbas Shah, Senator.
5. Mr. Ghulam Ishaq Khan, Chairman Senate.
6. Mr. Abdul Majid Qazi, Senator.
7. Mr. Muhammad Ali Khan Hoti, Senator.
8. Nawabzada Shaikh Omar Khan, Senator.
9. Mr. Fida Muhammad Khan, Senator.
10. Pir Muhammad Ashraf, Member National Assembly.
11. Sardar Ahmed Sultan Chandio, Member National Assembly.
12. Pir Sabir Shah, Member National Assembly.

13. Mrs. Sahibzadi Mahmooda Begum, Member National Assembly.

14. Ch. Muhammad Nawaz Bosal, Member National Assembly.

15. Alhaj Malik Nadir Shah Afridi, Member National Assembly.

16. Mr. Muhammad Khaquan Abbasi, former Minister for Production.

17. Mr. Muhammad Yasin Khan Wattoo, Minister for Finance.

18. Shaikh Muhammad Rashid, Member National Assembly.

19. Sardar Maqsood Ahmad Leghari, former Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis.

20. Khawaja Muhammad Safdar, Member National Assembly.

21. Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik, Member National Assembly.

22. Haji Khial Shah, Member National Assembly.

23. Mr. Fazal Dad, Member National Assembly.

24. Qazi Abdul Majid Abid, Minister for Information and Broadcasting.

25. Mr. Shah Muhammad Khuhro, Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis.

26. Haji Muhammad Usman Khan Jalbani, Member National Assembly.

GOVERNMENT SERVANTS

1. Justice Irshad Hasan Khan, Secretary Justice Division.

2. Justice Gul Muhammad, Acting Chief Justice Federal Shariat Court, Islamabad.

3. Dr. Moinuddin Baqai, Secretary Planning and Development Division.

4. Mr. Sadiq Sayeed Khan, Additional, Secretary Finance Division.

5. Dr. M.S. Jillani, Additional Secretary Planning and Development Division.

6. Mr. M.I.K. Khalil, Member/Additional Secretary, Planning and Development Division.

7. Mr. Abdul Qayyum, former Chairman, Prime Minister's Inspection Commission.

8. Mian Abdul Khalique, Member Income Tax Appellate Tribunal, Lahore.

9. Malik Asrar Ahmad Khan, Member Central Board of Revenues Islamabad.

10. Qazi Alimullah, Additional Secretary, Finance Division.

11. Mr. Hasan Zaheer, Secretary, Establishment Division.

12. Mr. Justice Muhammad Afzal Zullah, Judge Supreme Court of Pakistan.

13. Mr. Aziz A. Munshi, Former Attorney General of Pakistan.

14. Mr. Jawaid Ahmed Mirza, Secretary, Ministry of Labour, Manpower and Overseas Pakistanis.

15. Brig. Mahmud Ali Durrani, Military Secretary to the President.

16. Mr. Abdul Sattar, Secretary, Ministry of Foreign Affairs.

17. Maj. Gen. (Retd.) Anwar Masood, Additional Secretary, Defence Division.'

ARMED FORCES PERSONEL

1. Lt. Gen. Muhammad Safdar.

2. Major General Roshan Ejaz.

3. Brig. Muhammad Zareef.

4. Brig. Iftikhar Ahmed Malik.

5. Brig. Ahmad Ullah Sharif Nasir.

NAVY

Rear Admiral Akbar H. Khan.

AIR FORCE

1. Nil

(b) The total amount of foreign exchange spent is US $ 102,886.75 in the USA, and £ 238,204.49 in the UK. This is equivalent to roughly Rs. 79,26,421 in Pakistan currency.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ یہ جو پارلیمنٹ کے اراکین کو سہولت دی گئی ہے، ان پر اندازاً فی کس کتنی رقم خرچ ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب میاں زمان صاحب۔

میاں محمد زمان خان: یہ مختلف رقوم ہیں جو صاحبان گئے ہیں ان پر مختلف رقوم خرچ ہوئی ہیں۔ مرض کی نوعیت کے حساب سے، ان کے کھانے کے حساب سے اور علاج کی طوالت کے حساب سے اخراجات مختلف ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: آپ کو پتہ ہوگا کہ کتنے پیسے دیئے ہیں، آپ نے چیکوں پر دستخط کیے ہوں گے، ان کا حساب کتاب ہوگا۔

میاں محمد زمان خان: آپ کسی پارٹیکلر کیس کے بارے میں پوچھیں تو میں بتاؤں گا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: ایسا تو نہیں ہے کہ آپ نے یونہی کنوؤں کے پیسے اٹھا کر کنوؤں میں ڈال دیئے ہیں، کوئی حساب کتاب تو آپ کے پاس ضرور ہوگا۔

میاں محمد زمان خان: آپ جناب کسی پارٹیکلر ممبر کا حساب پوچھنا چاہتے ہیں یا سب کا پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں نمبر (۱) کا پوچھنا چاہتا ہوں، آپ صرف ایک ہی مثال دے دیں تو باقی معاملہ ختم ہو جائے گا۔

جناب میاں محمد زمان خان : جناب ابھی بتائے دیتا ہوں ، نمبر (۱) سردار غضنفر حیات صاحب ، ان پر ۸۰ ہزار روپے خرچ ہوا ہے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : تو کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ پاکستان کے غیور اور غریب عوام کو جو کم سے کم سہولت دی جا رہی ہے ، کیا ان کے لئے بھی آپ اتنی فیس خرچ کرنے کیلئے تیار ہیں یا ہوں گے ، یا آپ نے ان کے لئے بھی کوئی ایسی مثالیں قائم کی ہیں ۔

جناب میاں محمد زمان خان : جناب والا ! جہاں تک پاکستان کے عوام کی ضروریات کا تعلق ہے وہاں بھی حکومت حسب توفیق خرچ کر رہی ہے اور زیادہ سے زیادہ سہولتیں ملک کے مختلف علاقوں میں فراہم کی جا رہی ہیں ۔ دور دراز علاقوں تک ، بلکہ دیہاتوں تک بھی میڈیکل کی سہولتیں فراہم کر رہی ہے ۔

جناب چیئرمین : میرداد خیل کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک اسلامی مساوات کارفرما نہیں ہے اس معاملے میں جناب بنگلزئی صاحب ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : کیا وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ نوابزادہ شیخ عمر صاحب علاج کیلئے بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں ، اس لسٹ میں آٹھویں نمبر پر ان کا نام درج ہے ۔

جناب چیئرمین : شیخ عمر خان ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جی ہاں ۔

میاں محمد زمان خان : جناب ! یہاں اگر ان کا نام درج ہے تو وہ یقیناً گئے ہوں گے ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : وہ جناب ! گئے نہیں ہیں ، اور نہ ان کو پتہ ہے ۔

میاں محمد زمان خان : یا وہ جا رہے ہوں گے ، ان کا نام یہاں بالکل درج ہے ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جا رہے ہوں گے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : یہ جانے والوں کی فہرست نہیں ہے ، یہ تو ان کے نام ہیں جو وہاں سے علاج کروا کر آئے ہیں ، ایک شخص ابھی گیا ہی نہیں تو آپ نے پہلے سے اس کا کیسے نام لکھ دیا ہے ؟ کیا آپ خواب میں لکھ دیتے ہیں ۔

میاں محمد زمان خان: جس کی منظوری ہو جاتی ہے، ان کا نام تو لسٹ میں آجاتا ہے۔

میر حسین بخش بنگلزئی: چلو، یہ تو کنفرم ہو گیا کہ وہ علاج کیلئے باہر جا رہے ہیں۔ یہ بھی اچھی بات ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال، جناب جاوید جبار صاحب، نہیں ہیں، ان کی ایما پر کوئی سوال پوچھنا چاہتا ہے، کوئی نہیں ... ٹھیک ہے، اگلا سوال، جناب جاوید جبار صاحب وہ بھی کوئی پوچھنے کیلئے تیار ہے۔

[سوال نمبر ۲۰۱ نہیں پوچھا گیا، اسلئے یہ سوال ڈراپ ہو گیا]

VALUE OF FOOD AID IMPORTS FOR 1987-88

202. ***Mr. Javed Jabbar** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state the estimated value of food aid imports required by Pakistan for the year 1987-88 and the sources from where such aid or imports are intended to be obtained commodity and item-wise?

Mr. Muhammad Ibrahim Reggie Baluch: In so far as Food and Agriculture Ministry is concerned, no food aid imports are required for the year 1987-88.

جناب چیئرمین: شکریہ، ضمنی سوال ۔۔۔ نہیں ہیں، اگلا سوال، جناب جاوید جبار۔

STANDARDS AND SPECIFICATION FOR THE USE OF PESTICIDES

203. ***Mr. Javed Jabbar** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state the standards and specification prescribed by the United States of America are applied in permitting the production and use of pesticides in Pakistan?

Mr. Muhammad Ibrahim Reggie Baluch: No. The standards for registration, production, import and use of pesticides in Pakistan are the same as those agreed at *Second Government Consultation for Registration Requirements of Pesticides* under the aegis of the FAO in 1982 which was attended by 42 countries, including USA.

جناب چیئرمین: شکریہ، ضمنی سوال، میر داد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ جیسے انہوں نے فرمایا ہے کہ کیڑے مار ادویات کی رجسٹریشن ہوئی ہے، یہ بھی بتانا پسند فرمائیں گے کہ پاکستان میں کن اقسام کے کیڑے افسران میں پیدا ہوتے ہیں، اور اس میں زہریلے قسم کے کیڑے کا کیا نام ہے۔

(قہقہے)

جناب محمد ابراہیم ریگی بلوچ : اس کے لئے مولانا صاحب فریش کیوسچن پٹ کریں تو میں ---

جناب چیئرمین : ابھی حشرات الارض کا سنسز نہیں ہوا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ان کے پاس اتنا بڑا محکمہ ہے، اتنی بڑی وزارت ہے کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ پیسے کیڑے گنوانے پر خرچ نہیں ہو رہے ہیں، اور بھی چیزیں ہیں جن پر خرچ ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال، پروفیسر خورشید صاحب۔

RE-IMPORT OR RE-MANUFACTURING OF BANNED DRUGS

204. ***Prof. Khurshid Ahmad** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) whether it is a fact that drugs once banned for their harmful affects on human life particularly galenical products, tincture/spirits were re-allowed to be imported or manufactured in the country; and if so,

(b) whether it is also a fact that half a million bottles of these banned products were allowed to be imported from South Korea without proper safeguards?

Syed Sajjad Haider: (a) No.

(b) No banned products were allowed to be imported.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال، میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: "جی نہیں" کی کیا وجوہات ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ سٹیٹمنٹ آف فیکٹس ہے، حقیقت بیان کر رہے ہیں، اس میں وجوہات کی بات نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: پہلے بھی انہوں نے "جی نہیں" کا مطلب بتایا تھا۔

میاں محمد زمان خان: "جی نہیں" کا مطلب ہے کہ "جی نہیں"۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: نہیں، وجوہات کیا ہیں، یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ الف۔انار، ب۔بکری، یہ تو کوئی بات نہ ہوئی، آپ یہ بتائیں کہ "جی نہیں" کی وجوہات کیا ہیں۔

میاں محمد زمان خان: جناب والا! انہوں نے سوال کیا ہے کہ مضر صحت اثرات رکھنے والی ادویات، مثلاً ٹنکچر، سپرٹ، جن پر ایک بار پابندی لگ چکی ہے، ان کی دوبارہ تیاری کی اجازت دی گئی ہے یا نہیں، تو ہم نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ "جی نہیں"۔

جناب چیئرمین: قصہ ختم ہو جاتا ہے۔

میاں محمد زمان خان: ہم نے جواب دیا ہے کہ اجازت نہیں دی گئی۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال، پروفیسر خورشید صاحب، ۲۰۵۔

IMPORT OF TETRACYCLINE

205. ***Prof. Khurshid Ahmad** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state whether it is a fact that the bulk of Tetracycline antibiotic is being imported from one country only and that price of the said antibiotic has been increased because import from other cheap sources has been cut down drastically?

Syed Sajjad Haider: In pursuance of decision of the Pak-Turkish Joint Ministerial Commission held in November, 1981, 50 per cent import of Tetracycline and its derivatives is made from Turkey as per Chief Controller of Imports and Exports Order No. 1 (2) 82-PY (1), dated the 7th November, 1982 (Annexure-I). The balance (*i.e.* remaining 50 per cent) is importable from worldwide sources. The price of Turkish Tetracycline is 10 per cent higher on an average than the price from other sources.

Annexure-I

No. 1 (2)/82-PY (1)

GOVERNMENT OF PAKISTAN

OFFICE OF THE CHIEF CONTROLLER OF IMPORTS AND EXPORTS

Islamabad, the 7th November, 1983

OFFICE MEMORANDUM

SUBJECT :—*Import of Tetracycline and its derivatives*

Continuation this Office Memo No. 1 (2)/82-PY (1) dated 10th July, 1983, on the above subject, wherein import of the following tetracycline and derivatives was tied to Turkey:—

(a) Tetracycline HCI USP.

(b) Tetracycline Base USP.

(c) Tetracycline Phosphate Complex USP.

(d) Tetracycline Base Micronize USP.

(e) Oxyeteracycline HCI USP.

(f) Oxyteracycline HCI USP (Intra-muscular grade).

(g) Oxytetracycline Dihydrate USP (Intra-muscular grade).

(h) Oxytetracycline Dihydrate USP (Intra-muscular grade).

(i) Calcium Di-Oxytetracycline USP.

For the current year it has also been decided that at least 50 per cent of the import of Tetracycline and its derivatives will be made from Turkey. To implement this decision, separate licences will be issued for the items to the pharmaceutical units. They will first be allowed a licence for the items for import from Turkey and after the letter of credit has been opened, a licence for equal value will be allowed, if applied for, for import from global

sources. While issuing licences for the generic item of pharmaceutical raw materials, these items will be excluded.

The Pakistan Pharmaceutical Manufacturers Association Karachi is being requested to advise their members accordingly.

M. JALALUDDIN KHAN,

Deputy Controller,
for *Chief Controller of*
Imports and Exports.

1. CI&E, Karachi (40 copies).
2. CI&E, Lahore (25 copies).
3. CI&E, Peshawar (10 copies).
4. CI&E, Islamabad (2 copies).
5. DCI&E, Quetta/Hyderabad/Multan/Sialkot/Gujranwala/ Faisalabad/Islamabad/Mirpur (A.K.). (5 copies each).
6. Copy to the Secretary, Pakistan Pharmaceutical Manufacturers Association, 130-131, Hotel Metropole, Club Road, Karachi with the request to advise their members accordingly.
7. Copy also forwarded to all Collectors of Customs.
8. Copy A.L. Branch H.Q.

M. JALALUDDIN KHAN,

Deputy Controller
for *Chief Controller of*
Imports and Exports.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال، کوئی نہیں ہے۔ اگلا سوال ۲۰۶، پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

C.I. SCANNER MACHINE FOR JINNAH HOSPITAL KARACHI

206. ***Prof. Khurshid Ahmad** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) the date on which C.I. Scanner machine was bought by the Jinnah

[Prof. Khurshid Ahmad]

Hospital, Karachi and the dates and nature of faults detected in the apparatus after its installation; and

(b) the steps taken to sue the supplier for providing faulty apparatus which costed the national exchequer about half a million dollars?

Syed Sajjad: (a) Five C.T. Scanners, including C.T. Scanner installed in the Jinnah Postgraduate Medical Centre were purchased in 1984/1985. The C.T. Scanner in the Jinnah Postgraduate Medical Centre, Karachi was installed on 25th May, 1985. The X-Ray tube of the C.T. Scanner was found faulty on installation and the same was replaced on 25th November, 1985 at supplier's cost.

(b) The defect in the X-Ray tube was found at the time of installation and it was replaced by the suppliers free of cost as per the provisions of the warranty contract, under which the system is warranted for thirty six months.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ... کوئی نہیں ہے ... اگلا سوال، قاضی حسین احمد صاحب ۔

INDIRECT GENEVA TALKS

207. ***Qazi Hussain Ahmad** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the total amount spent so far on the indirect Geneva talks held through U.N. between Pakistan and Kabul Administration; and

(b) the number of persons with their designations who participated in the recent talks held early in September, 1987 and also the amount incurred by Government on TA/DA?

Sahabazada Yaqub Khan: (a) Rs. 2,421,610.00 spent on the TA/DA of the delegation.

(b) The following persons participated in the last Geneva round in September, 1987:—

(i) Minister for Foreign Affairs.

(ii) Minister of State for Foreign Affairs.

(iii) Additional Secretary (Soviet Union, Afghanistan and Policy Planning).

(iv) Director-General (Foreign Minister's Office).

(v) Director-General (Afghanistan and Policy Planning).

(vi) Director (Afghanistan).

Amount incurred on TA/DA was Rs. 238,140.00.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ۔۔۔ کوئی نہیں ہے ۔۔۔ اگلا سوال ، ۲۰۸ ، قاضی حسین احمد صاحب ۔

208. ***Qazi Hussain Ahmad** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state;

(a) whether it is a fact that Air Marshal (Retd.) Asghar Khan paid visit to Afghanistan on the behest of Government;

(b) whether it is also a fact that prior to his departure for Afghanistan he was briefed in the Ministry of Foreign Affairs; and

(c) whether it is further a fact that Maulana Kausar Niazi has gone to Russia on the behest of Government?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) No.

(b) No.

(c) No.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال کوئی نہیں ۔ ۔ ۔ یہ تو پولیٹیکل نوعیت کا سوال تھا ۔ اس پر تو کئی ضمنی سوال ہونے چاہئیں تھے ۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : پہلے دو ضمنی سوال جناب آپ کر لیجئے ، پھر میں کرتا ہوں ۔ کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ اگر وہ حکومت کے ایماء پر روس نہیں گئے ۔ تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح روس افغانستان میں مداخلت کر رہا ہے اور پھر پاکستان کی پالیسی روس سے مختلف ہے ، تو اس صورت میں ان دو سیاسی رہنماؤں کو یا ڈیڑھ سیاسی رہنماؤں کو وہاں بھیجا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

جناب چیئرمین : وہ تو انکار کر رہے ہیں کہ ان کو حکومت کے ایماء پر نہیں بھیجا گیا ہے ۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : آخر انہوں نے حکومت سے پاسپورٹ لیے ہوں گے، ویزے لیے ہوں گے، اجازت نامہ لیا ہوگا۔

جناب چیئرمین : پاسپورٹ حاصل کرنا ہر ایک کا حق ہے، لیکن باہر بھیجنا ایک الگ چیز ہے جی رانا نعیم صاحب۔

رانا نعیم محمود خان : شکریہ جناب، جیسے آپ نے صحیح فرمایا ہے کہ پاسپورٹ حاصل کرنا ہر شہری کا حق ہے جمہوری حکومت باہر کے کسی ملک میں سفر پر جانے کیلئے پابندی نہیں لگا سکتی۔ اگر کوئی کسی ایسے ملک میں جانا چاہے، جہاں سے انہیں ویزے مل جائیں تو وہاں ہر شہری سفر کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ، جناب شاد محمد خان صاحب۔

جناب شاد محمد خان : جناب والا ! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک طرف تو حکومت انکار کرتی ہے اور دوسری طرف اخباروں میں یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ یہ حکومت کی ایماء پر جا رہے ہیں لہذا حکومت اس پر غور کرے گی کہ آئندہ ایسے لوگوں کو نہ بھیجا جائے تاکہ غلط تاثر پیدا نہ ہو ؟

جناب چیئرمین : جب انہوں نے بھیجا ہی نہیں تو نہ بھیجنے کا تو سوال ہی نہیں۔

نوابزادہ عنایت خان : ضمنی سوال ! یہ سرکاری خرچ پر گئے ہیں یا اپنے خرچ پر۔

جناب چیئرمین : جناب رانا نعیم صاحب۔

رانا نعیم محمود خان : سر اگر سرکاری خرچ پر گئے ہوتے تو میں جواب "نہ" میں نہ دیتا۔

جناب چیئرمین : یہ انہوں نے نہیں پوچھا کہ پاکستان کے سرکاری خرچ پر یا کسی اور ملک کے خرچ پر اور وہ اس کا جواب شاید آپ نہیں دے سکتے۔

سردار خضر حیات خان : ضمنی سوال، کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اصغر خان نے افغانستان جانے سے قبل وزیر اعظم صاحب سے ملاقات کی تھی یا نہیں ؟

جناب چیئرمین : جناب رانا صاحب۔

رانا نعیم محمود خان : سر میرے علم میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : آپ کے علم میں نہیں ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری: مولانا کوثر نیازی صاحب نے جانے سے پہلے، وزیر تعلیم صاحب سے تفصیلی ملاقات کی تھی؟

جناب چیئرمین: جناب رانا نعیم صاحب۔

رانا نعیم محمود خان: سر! یہ میرے علم میں نہیں ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری: اس کے لیے فریش نوٹس چاہیئے؟ کیونکہ یہ تو پورے ملک کے اخباروں میں باتیں آتی رہی ہیں کیا یہ ساری وزارت کے بعد ۲۵ آدمی ہیں، ان میں سے کسی نے اخبار میں نہیں پڑھا۔

رانا نعیم محمود خان: سر! اگر ان کی ملاقات ہوئی ہے تو اس کا اس سے کیا جوڑ ہے سینیٹرز، ایم این اے اور پولیٹیکل فگرز پرائم منسٹر صاحب سے ملتے رہتے ہیں، اب یہ کہا جائے کہ مولانا صاحب مل کر گئے تھے اس لیے حکومت کی اجازت سے گئے تھے یہ تو بالکل ناجائز ہوگا۔

جناب چیئرمین: جناب قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میں ذرا یہ وضاحت چاہوں گا کہ کیا اصغر خان صاحب جاتے وقت افغان کونسلر سے ملے تھے اور اس نے یہاں اس کو بریفنگ دی تھی؟

جناب چیئرمین: جناب رانا نعیم صاحب۔

رانا نعیم محمود خان: سر! ضرور ملے ہوں گے ویزا لینے کیلئے۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! کیا وہ سرحد تک رخصت کرنے کیلئے گئے تھے یا نہیں کونسلر صاحب؟

جناب چیئرمین: جناب رانا نعیم صاحب۔

Rana Naeem Mahmud Khan: I am afraid Sir, I don't have this information.

سردار غضنفر حیات خان: سر! اگر کوئی آدمی ملک کے مفاد کے خلاف باہر جائے تو حکومت کا کوئی اس پر کنٹرول نہیں ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین: پہلے یہ آپ ثابت کریں کہ یہ ملکی مفاد کے خلاف گیا ہے۔

سردار غضنفر حیات خان: میں نے یہ کہا ہے کہ اگر ملکی مفاد کے خلاف جائے تو؟

جناب چیئرمین : وہ تو (hypothetical) ہوا پھر تو سوال بنتا ہی نہیں ہے ۔ اگلا سوال
جناب عنایت خان صاحب ، نمبر ۲۰۹ ۔

DRY PORT AT PESHAWAR

209. ***Nawabzada Inayat Khan Afridi:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) when the approval for the establishment of a dry port at Peshawar was accorded by the Government; and

(b) whether it is a fact that the said dry port is still not functional, if so, the reasons thereof?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) Peshawar Dry Port was declared as Customs Port by Government of Pakistan Central Board of Revenue, *vide* notification dated 26th June, 1986, and it has been functioning as such *w.e.f.* 7th July, 1986.

(b) No; since its opening, 334 tonnes of import and 47.3 tonnes of export traffic have been dealt with at Peshawar Dry Port.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ؟ ۔۔۔

نوابزادہ عنایت خان : کیا یہ ایک سال کے دوران جو درآمدات ، برآمدات ہوئی ہیں یہ ایک خشک گودی چلانے کیلئے کافی ہیں ؟

جناب چیئرمین : جناب اسلم خان خٹک صاحب ۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : جناب والا ! یہ تو ایکسپورٹر ، امپورٹر پر depend کرتا ہے کہ وہ کونسا راستہ اختیار کرتا ہے اگر وہ پشاور ڈرائی پورٹ کے ذریعے امپورٹ کرتا ہے تو وہ پشاور ڈرائی پورٹ آتا ہے اگر وہ کراچی میں امپورٹ کرتا ہے تو کراچی کے ذریعے آتا ہے ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں ان کے پوچھنے کی منشاء یہ ہے کہ وہ ہر ایک پورٹ کیلئے جو جواز ہوتا ہے ۔

There should be a minimum limit or a minimum volume of export and import.

کیا اس کے مطابق ہے یا نہیں ۔

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, this was, I think, more for political reasons that we had made this Port at Peshawar and I hope with time it would improve its functioning.

جناب چیئرمین: جناب عنایت خان صاحب۔

نوابزادہ عنایت خان آفریدی: کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ اس خشک گودی کی کامیابی کیلئے حکومت کوئی دلچسپی لے رہی ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جناب اسلم خان خٹک صاحب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! آنریبل ممبر جو تجویز دیں گے اس پر غور ہوگا البتہ ہر ایک امپورٹر ایکسپورٹر کو معلوم ہے کہ ڈرائی پورٹ کی سہولت موجود ہے۔ تو اس کی (utilization) یعنی صوبائی حکومت کے تو (interest) میں ہے کہ وہ وہاں مال آئے تاکہ اس سے کوئی employment generate کوئی advantage ہو۔ لیکن امپورٹر اور ایکسپورٹر کے اوپر منحصر ہے کہ وہ کونسا راستہ اختیار کرتا ہے۔ آنریبل ممبر اس علاقے کے رہنے والے ہیں اگر ان کے پاس کوئی تجویز ہو تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان پر اچھی طرح غور کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، مطلب یہ ہے کہ گھوڑے کو آپ دریا تک لے جا سکتے ہیں لیکن پانی پینے پر مجبور نہیں کر سکتے۔

اگلا سوال جناب قاضی حسین احمد صاحب نمبر ۲۱۰۔

SECURITY FROM CEMENT STOCKISTS

210. ***Qazi Hussain Ahmad** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Production be pleased to state;

(a) whether it is a fact that an amount of Rs. 2 lacs was being charged upto 1985 as security from the Cement Stockists;

(b) whether it is also a fact that now the amount deposited as security has been reduced to Rs. 25 thousand in each case;

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to pay back the balance amount of security to each of the old stockists; and

[Qazi Hussain Ahmed]

(d) whether the Government has any proposal under consideration to enhance the quota of old stockists?

Maj. Gen. (Retd.) Muhammad Bashir Khan: (a) The amount varied from time to time and for different areas.

(b) Security deposit of Rs. 25000 is for 30 tons monthly quota.

(c) Rationalization of security deposits is being examined by the State Cement Corporation (SCCP).

(d) No.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال - نہیں ہے، اگلا سوال جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب، یہ ۲۹ ستمبر کو ڈیفر ہوا تھا

PROVINCE-WISE NUMBER OF OFFICERS (B—16,17) IN NIH, ISLAMABAD

*61. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state the total number of grade 16 and 17 officers in the National Institute of Health, Islamabad giving their province-wise break-up?

Syed Sajjad Haider: (1) The Province-wise break-up of BPS-17 officers is as follows:—

Total BPS-17 posts: 57

Distribution		Quota prescribed by Government
Merit	6	10%
Punjab	28	50%
Sind (Urban)	4	7.6%
Sind (Rural)	6	11.4%
N.W.F.P.	7	11.5%
FATA	3	4%
Baluchistan	2	3.5%
Azad Kashmir	1	2%

(2) For BPS-16 posts provincial regional quota is not applicable in terms of the Establishment Division Office Memorandum No. F. 8/9/72-DRV, dated 29th September, 1973. (Annexure).

Annexure

(Copy)

GOVERNMENT OF PAKISTAN

CABINET SECRETARIAT

(Establishment Division)

No. F. 8/9/72 TR-V. *Rawalpindi, the 29th September,* 1973

OFFICE MEMORANDUM

SUBJECT :—*Provincial/Regional quotas for recruitment to posts in Autonomous/Semi-Autonomous Bodies.*

The undersigned is directed to refer to the instructions regarding provincial/regional quotas for recruitment to civil posts under the Federal Government issued in Establishment Division Office Memorandum No. F 8/9/72. TR-V, *dated* 31*st August,* 1973, (reproduced overleaf) and to say that it has been decided that these quotas shall apply *also to senior appointments* (*viz*-appointments in or equivalent to grade 17) (Rs. 500-50-1,000/50-250) and above in all autonomous/semi-autonomous bodies which are administratively controlled by the Federal Government.

2. Ministries/Divisions are requested to issue suitable instuction to all autonomous/semi-autonomous bodies under their administrative control and ensure that these quotas are strictly adhered to.

SD/-
KHAQAN MAHMOOD,
Additional Secretary to the Government of Pakistan.

To

All Secretaries of Ministries/Divisions.

(Copy)

CABINET SECRETARIAT

(Establishment Division)

No. F. 8/9/72-TR. V. *Rawalpindi, the* 31*st August,* 1975.

OFFICE MEMORANDUM

PROVINCIAL/REGIONAL QUOTAS FOR RECRUITMENT TO THE CIVIL POSTS UNDER THE FEDERAL GOVERNMENT

The question of revision of the Provincial/Regional quotas for recruitment to the civil posts under the Federal Government has been under consideration of Government for some time. It has been decided that with immediate effect the following merit and provincial/regional quotas shall be observed in filling vacancies reserved for direct recruitment to posts under the Federal Government which are filled on all Pakistan basis:—

Merit quota	10%
Punjab (including Federal Area of Islamabad	40%
Sind (including Karachi)	19%
The share of Sind will be further sub-allocated in the following ratio:	
Urban areas namely:	
Karachi, Hyderabad and Sukkur.	40% of 19% or 7.6%
Rural Areas *i.e.*, rest of Sind excluding Karachi, Hyderabad and Sukkur	60% of 19% or 11.4%
N.W.F.P.	11.5%
Baluchistan	3.5%
Northern Areas and Centrally Administrated	4%
Azad Kashmir	2%

SD/-

VAQAR AHMAD,

Secretary

to the Government of Pakistan

To.

All Ministries and Division, their attached and Subordinate Offices.

Copy to: Secretary, Federal Public Service Commission, Karachi.

Copy also forwarded to the Chief Secretaries, Provincial Governments.

(Copy)

SECRET

GOVERNMENT OF PAKISTAN

CABINET SECRETARIAT

(Establishment Division)

No. 8/9/72-W.C. *Rawalpindi, the* 5*th June,* 1975.

Mr. Vaqar Ahmad,
Secretary.

MY DEAR MINISTER,

Separate Provincial/Regional quotas for recruitment to the civil posts under the Federal Government were prescribed in Establishment Division Office Memorandum No. 8/9/72-TR-V. dated the 31st August, 1973. In a subsequent O.M. dated the 29th September, 1973, these quotas were also applied to appointments equivalent to Grade 17 and above in all autonomous and semi-autonomous bodies which are administratively controlled by the Federal Government. It was also emphasised that efforts should be made to remove the imbalances of Provincial representation in autonomous corporations including Banks and Insurance Companies.

2. The Provincial imbalances still persist especially in respect of certain under developed areas. Such imbalances are particularly acute in respect of autonomous bodies and corporations. A return was called *vide* Cabinet Division (O&M Wing) Office Memorandum No. 5/9/74-O&M (SC), dated 5th November, 1974, in respect of (i) Federal Secretariat, (ii) the Attached and Subordinate Offices and (iii) the autonomous bodies and corporations, Information in respect of Federal Secretariat has already been consolidated in the O&M Wing and copies thereof distributed to

all Ministries and Divisions. The information received in respect of Attached Departments and Subordinate Offices, and the various Autonomous bodies is being compiled and will be furnished to the Ministries and Divisions shortly. However, to illustrate the gross regional imbalances in autonomous bodies and corporations, copies of returns received from the following organisations are enclosed:

1. P.I.A. .. .. 4. State Life Insurance.
2. P.I.D.C. .. .. 5. State Bank of Pakistan.
3. K.S.E.W. .. .. 6. National Bank of Pakistan.

3. It will be observed from these returns that under representation of some regions/provinces is quite alarming. The situation is, therefore, a matter of great concern and cannot be justified. The matter came up before the Cabinet who took the following decisions which have already been conveyed to you:—

(i) Provincial quotas for recruitment to Government Services should be followed strictly.

(ii) It should be ensured that employment is not obtained on false certificates of domicile.

4. It seems, therefore, imperative that the above decisions are fully implemented and no deviation from Provincial quotas is allowed in direct recruitment to posts and cadres under the administrative control of your Ministry/Division. If on any particular case, candidates of the appropriate domicile possessing the requisite qualifications and experience are not available despite repeated advertisement the propriety of relaxing the minimum qualifications and experience for candidates from the under-developed province region should be examined.

5. As regards autonomous bodies, corporations and bank etc., this matter requires special attention. There seems to be certain reluctance on the part of the Chief Executives to observe regional quotas. I would request you to ask your Secretary to draw up a programme for analysing the imbalaces. An Officer of this Division will be nominate to assist in this programme.

Yours sincerely

All Ministers to Government.
Copies to all Secretaries.

SD/-
(VAQAR AHMAD)
Secretary.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: ضمنی سوال۔ کیا وزیر صاحب ان کے نام اور عہدے اور اضلاع بتا سکیں گے۔

جناب چیئرمین: نام تو میرا خیال ہے پوچھے نہیں گئے ہیں اس لیے یہ بتانا مشکل ہوگا۔

Unless you have got the record.

Syed Sajjad Haider: Fresh Notice.

Mr. Chairman: Fresh Notice.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ جو کہا گیا ہے کہ بلوچستان کا تین اعشاریہ پانچ فیصد کوٹہ ہے تو اس میں ابھی تک کوئی اضافہ کیوں نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین: یہ تو کوٹہ ہے جو سرکاری طور پر مقرر کیا گیا ہے کہ اس کے مطابق ہی لوگوں کو رکھا جاتا ہے ......

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اب تو اسمیں پانچ فیصد زیادہ ہیں۔

جناب چیئرمین: ہاں میرے خیال میں یہ کمی اور منسٹر صاحب سے پوچھنا پڑے گا۔ کیبنٹ یا اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سے پوچھنا پڑے گا، فرما رہے ہیں، کہ بلوچستان کا تین اعشاریہ پانچ فیصد اس وقت تھا جب آبادی کم تھی، پرانی ۳۸/۳۷ لاکھ تھی اب کہ آبادی بڑھ گئی ہے تو کوٹہ پانچ فیصد ہونا چاہیئے تھا اور اس کے متعلق دریافت کر رہے ہیں کہ وہ کب تک ہو جائے گا اور کیا کچھ ہو رہا ہے یا نہیں ......

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ سفارش تو کم از کم کر دیں، ان کے نوٹس میں لائیں۔

جناب چیئرمین: آپ ان کے نوٹس میں لے آئیں۔

میاں محمد زمان: ضرور اس کی نشاندہی کر دی جائے گی۔

قاضی عبداللطیف: اگر بلوچستان کی آبادی بڑھی ہے تو یہ تناسب دیا گیا ہے۔ دوسرے صوبوں کی آبادی بھی بڑھی ہوگی۔

جناب چیئرمین : اگر ایک صوبے کی آبادی بڑھی ہے تو ضروری نہیں ہے کہ دوسرے کی بھی بڑھی ہو گی ۔

قاضی عبداللطیف : جس طریقے سے آبادی کا تناسب بتلایا جاتا ہے تو یقینی بات ہے کہ تمام صوبوں کی آبادی میں اضافہ ہوا ہو گا ۔

جناب چیئرمین : آپ کی اطلاع کیلئے میں عرض کر دوں کہ ٹرائبل ایریاز میں آبادی کم ہو گئی ہے ۔ جو وہاں رہتے ہیں وہ فرید اللہ خان سے پوچھ لیں ۔

Mr. Chairman: There was a Short Notice Question given notice of by Mr. Mohsin Siddiqui. Yes please.

SUSPENSION OF US-AID TO PAKISTAN

1. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that USD 4.02 billion US Aid to Pakistan will remain suspended for six weeks with effect from 1st October, 1987;

(b) if reply to (a) above is in affirmative, what will be its effect on the on-going development programmes and overall national economy; and

(c) in case of Aid suspension, how the economy which is already under heavy strain can survive and what remedial measures are being adopted to sustain economic and national development?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) US-AID do not normally obligate any aid funds during the first six weeks of their new Fiscal Year starting 1st October. The factual position regarding six weeks suspension is that US Congress has not been able to pass the 1988 budget and had to approve a short six weeks arrangement called "the continuing resolution" to permit spending on US Government programme.

(b) Government of Pakistan has made no provision in the Annual Development Programme and the Balance of Payments for 1987-88 against the new US Aid package for financing under external resources. The funds provided under PL-480 programme are not coverd under the suspension recommended by the US Congress Committee and therefore remain unaffected. The US-AID funds being provided for on-going development projects will continue to flow uninterrupted.

(c) The economic performance of Pakistan has continued to be good in recent past. In 1986-87, GDP increased by 7.0 per cent which compares quite favourably with the 6th Plan target of 6.8 per cent. For 1987-88 a growth rate of 6.2 per cent has been forecast. The difficulties faced in finalization of the budget for 1987-88 have also been overcome by reducing expenditure on defence, non-development activities and also adjustment in the resources for development projects. The policy of the Government is to follow the path of self-reliance keeping national interest supreme on every occasion.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Would the honourable Minister inform this House of his and the Prime Minister's visit about the impression that is prevalent in this country that because of our nuclear programme and because of our attitude in Gulf War the package of aid is being delayed, suspended and we are put in an awkward position. What impressions he gathered to dispel the doubts that are prevalent in the minds of the people of Pakistan.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, I can say that the Prime Minister's visit to United Nations and his meeting with the President of USA and other leaders has created a good impression, and on my visit I found that, of course, there will be difficulties in the passage of and in the approval of the package aid but the US officials were quite hopeful and I hope that the matter will be through the Congress also but after certain difficulties. After all this is to be decided by the Congress of the United States. We cannot exactly say and anticipate what is going to happen but we are hopeful that the matter will be through after the Prime Minister's visit and the assurances of the President and the Prime Minister on the question of nuclear programme. Out Parliament Members have also gone and met the US Congress members and they have explained the position. I think their visits have also had very good effect.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: I am pleased to hear that but the learned Minister has probably forgotten the crux of the matter in my supplementary question. My supplementary said that to have a pressure to change our nuclear policy and our attitude towards the Gulf War, this drama is being played by USA.

Mr. Chairman: I think that raises a very wide question of policy and you cannot expect an adequate answer to that in a short exchange of questions and answers.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: I am trying to help the Government because this doubt must be dispelled.

Mr. Chairman: You belong to the Government party, I know this, but I think the question is not fair.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: I am not putting it in any other manner. All that I want is that this doubt should be dispelled and they are in the best position to dispel it than myself. If he can, I will be obliged.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, what doubt he wants to be dispelled.

(interruption)

Mr. Chairman: That this suspension is the result of the pressure which the United States Government is trying to bring on Pakistan in order to give up its nuclear policy and adopt a different attitude towards the Gulf War. I think this is what the honourable Senator wants to say.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Thank you Mr. Chairman.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, the position is that as the House is aware there are certain Members and certain lobbies working against Pakistan and there has been propaganda about Pakistan's nuclear policy about which the stand of the Pakistan Government is very clear. Of course, the lobbies which have their opinion about the nuclear programme against Pakistan, they continue putting pressure. But so far as the Pakistan Government is concerned, it has made its stand very clear and there is no doubt about it. It has been made clear on more than one occasion at the international forum as well as here within Pakistan. The stand of the Pakistan Government on the nuclear matter is very clear that it is a regional matter, secondly it is for peaceful purposes; and if it is taken as a regional problem we are going to take the steps which are reasonable and necessary but we will not be pressurised on that point.

Mr. Chairman: Thank you.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Sir, as regards answer at part (c). I am glad that the honourable Minister has given a rosy picture but would the honourable Minister inform the House as to why he has resorted to deficit financing?

Mr. Chairman: I think this question does not arise out of this.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, deficit financing is not

some thing which is very exceptional. Today, if you have a glance at the budgets of all countries including the United States, the deficit financing is there.

Mr. Chairman: At any rate, it does not arise out of the short notice question.

(interruption)

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Mr. Chairman, you may permit me please. What I want to say is that he says that the difficulties they were facing because of the cuts in the present budget they have covered it by reducing expenditure on defence and non-development activities and also adjustment in the resources for development projects. That means that they have been able to balance it by these methods but over and above they have resorted to deficit financing, therefore, my question is very relevant.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, firstly it does not arise but I may explain that deficit financing to a certain limit is permissible according to the present economic situation all over the world. If we have a glance of the budgets of all the countries including India and United States, the deficit financing is permissible and it is done. We have done a deficit financing to the tune of Rs. 766 crores only which is not on a very high side.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: When it can be balanced by these methods, then why deficit financing?

(interruption)

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: I do not say that it is not done by other countries. I say that when you have balanced the budget by certain measures then why deficit financing?

Mr. Chairman: Deficit financing, according to the Minister, is one of the measures by which the budget was balanced. It is, according to him, a legitimate way of balancing the budget.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Then the next question arises. Would the Minister inform this House that the present deficit financing is good enough or he intends to resort to further deficit financing?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, these are our estimates.

Mr. Chairman: The House is aware that these are estimates—the actuals are available only when the actual thing happens. Actuals will be available when the financial year is over.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: That is a good chance for a further deficit financing.

Mr. Chairman: I think, no remarks of that type, it is not a question. I think this brings us to the end of the questions and also of the Question Hour.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جناب اکرم سلطان صاحب نے چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایوان سے ۱۵ اکتوبر کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور ہوئی)

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Chairman: We take up the next item, adjournment motions.

مولانا سمیع الحق صاحب کی یہ تحریک التوا ہے ، وہ تشریف نہیں لائے ، نہ ہی رخصت کی درخواست کی ہے تو اس کو ڈراپ کرنا پڑے گا ۔ اس کے بعد تحریک التوا نمبر ۲ ، محمد طارق چوہدری صاحب کے نام پر ہے ، چوہدری صاحب ، آپ اس کو پڑھ دیں ۔

(i) *RE:* REPORTED EXODUS OF MURREE TRIBES TO AFGHANISTAN AND RECEIVING TRAINING FOR SABOTAGING IN PAKISTAN

جناب محمد طارق چوہدری : بسم اللہ الرحمن الرحیم ، جناب چیئرمین ! اس اخباری اطلاع کو پورے ملک کے اندر انتہائی تشویش اور پریشانی کے ساتھ پڑھا گیا ہے کہ مری قبائل کے بہت سے افراد افغانستان کی طرف نقل مکانی کر رہے ہیں اور خیر محمد مری افغانستان میں ان افراد کو فوجی اور تخریب کاری کی تربیت دے رہے ہیں تاکہ پاکستان میں حالات کو مزید خراب کیا جا سکے ۔ اسی طرح کی اطلاعات انتہائی سنجیدہ غور و فکر اور عملی اقدامات کی متقاضی ہیں لہذا ضروری ہے کہ قومی سلامتی کے اس مسئلے کو فوری طور پر اس معزز ایوان میں

زیر بحث لایا جائے تاکہ نہ صرف ان کا تدارک کیا جا سکے بلکہ اصل واقعات اور حالات بھی عوام کے سامنے رکھے جا سکیں۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Yes, opposed.

آپ مزید تشریح کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

جناب محمد طارق چوہدری: میں کچھ نہیں کہنا چاہتا، میں بس یہی چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب اس کی تفصیل بتا دیں کہ یہ کیا صورت حال ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب والا! میں اس سلسلے میں ایک، دو باتیں کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بلوچستان کا مسئلہ ہے اس میں مری لوگ واقعی نقل مکانی کر رہے ہیں اور صرف اس بنیاد پر کہ ان کے بقول ان کو معاشی سہولت میسر نہیں ہے، لیکن یہ بات نہیں ہے وہ ایک سازش کے تحت جا رہے ہیں اور وہاں افغانستان میں مجاہدین کے ساتھ لڑتے ہیں اور اس طرح وہ وہاں جنگ کی فضاء پیدا کرتے ہیں تو یہ پاکستان کے عوام کو بدنام کرنے کیلئے ایک حربہ ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق کو منظور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: یہ استحقاق نہیں ہے یہ ابھی تحریک التواء ہے اور ہم ایڈمیسیبلٹی پر بات کر رہے ہیں، Substance پر ابھی بات ہی نہیں ہو رہی، راجہ نادر پرویز صاحب۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: Thank you Sir. A few days back it has come in the newspaper regarding the movement of some of the tribesmen from the Murree tribe Sir, in the area of Baluchistan in the tribal belt. The situation is not that alarming as it has been painted and projected in the newspaper. If you recall Sir, it takes us back to the history of the 1972 to 1976, when during the Army action, these tribesmen had gone to the mountains and some of them had shifted accross the border and as you know the areas yourself Sir, that people from both sides of the border, have the relationship, they have the tribal bonds.

(Interruption)

Mr. Chairman: Please don't interrupt.

Raja Nadir Pervaiz Khan: So, that was the time Sir, when those Murree tribes—some of them had gone across the border. So, after the change of the Government and the change in the policy most of the people had come back to Pakistan. But some of the elements, some of the groups, some of

[Raja Nadir Pervaiz Khan]

the families of the Murree tribes stayed there. So, as it is an open border, the people in small groups, women and children due to the family bondage and relationship, keep on shifting to and from. But you can not call the situation as alarming. The Provincial Government is fully in control of the situation. They have the check posts at the appropriate intervals along the border. They are alive to the situation. The Federal Government is in touch with the Provincial Government and it is not alarming Sir, and the situation is absolutely under control. There is nothing to be very alarming about the news which has come in the newspaper and if there is any thing esle which is required to be known to the House Sir, it will always be placed before the House. I request you Sir. the adjournment motion may be ruled out of order. Thank you Sir.

جناب محمد طارق چوہدری : جناب والا ! جناب وزیر کے بیان میں دو، تین باتیں بڑی واضح ہیں ایک تو انہوں نے کہا ہے کہ سچوئیشن اتنی الارمنگ نہیں ہے، اس کا مطلب ہے کہ الارمنگ ہے، دوسرا انہوں نے اس بات سے انکار نہیں کیا کہ یہ مری قبیلے کے افراد واقعتاً ادھر نہیں جا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ جا رہے ہیں لیکن وہاں ان کی relationship ہے اور ان کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ مری قبائل کے لوگ افغانستان میں آباد نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین : انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ۷۷ ، ۷۶ کے درمیان جو خاندان وہاں گئے تھے ان میں سے ابھی تک کچھ وہاں ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین ! یہ نہایت پیچیدہ اور سنجیدہ مسئلہ ہے اس بات سے محض ہماری تسلی نہیں ہو سکتی کہ صرف یہ کہہ دیا جائے کہ صورتحال حکومت کے کنٹرول میں ہے۔ صورتحال حکومت کے کنٹرول میں جتنی ہے اس کا پورے پاکستان کو علم ہے لیکن اس مسئلے کے بارے میں نہ تو انہوں نے انکار کیا ہے اور نہ واضح طور پر وہ پوری طرح صورتحال سے باخبر ہیں اور نہ اس کو پوری طرح بتا سکے ہیں اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس صورتحال کو ٹھیک طریقے سے سمجھنے اور جاننے کیلئے ضرورت ہے کہ ہم اس پر بحث کریں، تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ پاکستان کی اصل صورتحال اور ہمارے سرحدی علاقوں کی اصل صورتحال ہے کیا، وزیر صاحب خود بھی اس پر کوئی تفصیلی روشنی نہیں ڈال سکے ہیں اس لیے میں یہ درخواست کروں گا کہ اس موشن کو ایڈمٹ کیا جائے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا ! میں گزارش کروں گا کہ یہ وزیر صاحب نے جو فرمایا ہے

کہ پہلے دور میں کچھ لوگ گئے ہیں، پہلے دور میں لوگ جو گئے ہیں وہ اتنے نہیں گئے جتنے ابھی گئے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں اب جا رہے ہیں، بلوچستان کے تین اضلاع جہاں مری قبیلہ کے لوگ رہتے ہیں میں نے وہاں کا دورہ کیا ہے اور میں نے وہاں جا کر پوچھا ہے اور معلومات حاصل کی ہیں اور ان اضلاع کے حکام سے بھی میں نے رابطہ رکھا ہے اور ان سے میں نے پوچھا ہے انہوں نے خود کہا ہے کہ جی، اتنے لوگ جا رہے ہیں پھر مری قبیلہ کے جو خاص لوگ تھے میں نے ان سے پوچھا کہ بھئی آپ کیوں جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں باقاعدہ سردار خیر بخش مری نے اطلاع بھیجی ہے کہ اگر آپ نہیں آئیں گے تو جو ذمہ داری ہے وہ آپ پر ہوگی تو اس پر ان لوگوں نے اپنا مال مویشی سب کچھ آدھی قیمت پر بیچ کر یعنی عید الاضحیٰ کے موقع پر جو تین ہزار روپے کا بیل ہوتا تھا، وہ ایک ہزار روپے میں فروخت کر کے قافلے کے قافلے وہاں افغانستان میں جانے لگے ہیں اور وہ گئے ہیں، پھر میں نے کہا کہ آپ کیوں جا رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہمیں افغانستان کے مجاہدین کے خلاف ملیشیا میں بھرتی کر کے ان سے لڑانے کا منصوبہ ہے اور اس کے بعد جب وہ بارڈر پر آئے تو کئی لوگ زخمی ہوئے کچھ مارے گئے ہیں انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ بدتر ہو رہا ہے۔ اب وہ پشیمان بھی بھی ہیں لیکن چونکہ ان کے سردار نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ بھئی آپ آئیں ہم آپ کو تمام تحفظ دیں گے تو یہ بہت سنجیدہ مسئلہ ہے اور آپ مہربانی کریں اس کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں بلکہ فراخدلانہ رویئے اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں اور اس کو منظور فرمائیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ: سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ مریوں کی افغانستان کے ساتھ کوئی سرحد نہیں ہے کوئی واسطہ نہیں ہے، یہ کوہلو سے آئیں گے پھر لونڈھی سے گزریں گے پھر اس کے بعد کاکڑ سے گزریں گے پھر جا کر خراسان سے جائیں گے راستہ ان پٹھانوں نے، ہم لوگوں کے بعد گئے نے ان کو دیا کہ چونکہ ان کے اوپر پہلے فوج کشی ہوئی تھی بڑے لاچار تھے تو ہم نے کہا کہ ان کو ہم تنگ نہیں کریں گے اور راستہ بند نہیں کریں گے لہٰذا ان کو راستہ دے دیا۔ لیکن اس کے بعد حالات بالکل تبدیل ہو گئے۔ جب روس افغانستان میں آ گیا تو ان لوگوں کو یہ شبہ ملی اور یہ روس کے ساتھ مل کر کے مجاہدوں کے ساتھ

[Nawabzada Jahangir Shah Jogizai]

لڑائی بھی کی اور مری مارے بھی گئے۔ اب جو لوگ وہاں جا رہے ہیں ان لوگوں کو وہاں پر ہتھیاروں کی ٹریننگ بھی دی جا رہی ہے اور ان کا آئندہ جو قدم ہے وہ بلوچستان میں گڑبڑ پھیلانے کا ہے۔

جناب چیئرمین: جو آپ فرما رہے ہیں شاید یہ صحیح ہو لیکن مجھے آپ یہ بتائیں کہ کس قانون اور کس رول کے تحت یہ ایک ایڈجرنمنٹ موشن بن سکتی ہے۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ: ملک کے تحفظ کیلئے قانون کچھ نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: پھر آپ جب رولز بدل دیں گے تو یہ ہو سکے گا otherwise نہیں ہو سکے گا۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ: اپنے جان و مال کے تحفظ کیلئے سر دینا پڑتا ہے رولز تو معمولی چیز ہیں۔

جناب چیئرمین: ایڈجرنمنٹ موشن جس اخباری اطلاع پر based ہے وہ میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں حالانکہ وہ بھی مکمل نہیں اس کا ایک حصہ سی میرے پاس ہے، فرماتے ہیں "مری قبائل کے افغانستان کو نقل مکانی کی اطلاعات نے بلوچستان میں بڑے پیمانے پر سیاسی ابتری پیدا کر دی ہے اور سیاسی مبصرین نے خدشہ ظاہر کیا ہے۔

[یہ لفظ ہے کہ اگر ان قبائل کی ہجرت ان کی معاشی ضروریات کے تحت عمل میں نہیں لائی، دو چیزیں ہیں ایک تو خدشہ ظاہر کیا گیا ہے اور دوسرا یہ apprehension اگر وہ معاشی ضرورت کے تحت نہیں گئے ہوئے تو یہ نقل مکانی ۸۸ - ۸۹ء کے دوران بلوچستان میں مسلح مزاحمت گوریلا جنگ کا سبب بن سکتی ہے اور ادھر مری قبائل کا کہنا ہے۔ کابل میں مقیم سردار خیر بخش مری کی ہدایات کے تحت مری لوگوں نے پاکستان سے کوچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے"۔ نہ تو سردار خیر بخش مری حکومت پاکستان کے اختیار میں ہے جو افغانستان میں بیٹھا ہوا ہے اور نہ اس کے اعمال و احکام کو یہاں سے حکومت پاکستان کنٹرول کر سکتی ہے۔ باقی اخبار کی جتنی اطلاع ہے اس پر جناب طارق چوہدری صاحب نے اپنی موشن پیش کی ہے یہ سب speculation ہے conjectures ہیں infrences ہیں ان پر کوئی موشن according to the rules admissible نہیں ہوتی اور نہ ایک واقعہ ہے آج اتنے لوگ گئے اور اس مقصد کے لیے گئے اور یہ جو ہے کہ آئندہ اس سے خطرہ

ہے ہو سکتا ہے۔ خطرے تو اور بہت سارے بھی ہو سکتے ہیں تو یہ ایڈجرنمنٹ موشن کا موضوع نہیں بن سکتا۔

It ruled out of order.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: پوائنٹ آف آرڈر، میں گواہ ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ گواہ کس بات کے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ جو لوگ جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: مجھے آپ یہ بتائیں کہ کتنے لوگ آپ کے سامنے گئے ہیں اور جو لوگ گئے ہیں ان سے کہاں آپ نے رابطہ کیا ہے، میرے خیال میں گواہی عدالت میں ہوتی ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جو لوگ گئے ہیں ہم نے دیکھا ہے، ہم یہاں ہی نہیں بیٹھے، ہم ایک ایک جگہ جاتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! گزارش یہ ہے آپ کی رولنگ یقیناً ہمارے لئے قابل احترام ہے نہ ہم اس کو چیلنج کرتے ہیں اور نہ کر سکتے ہیں اتنی گزارش ہے کہ اگر خدشات کا جائزہ پہلے سے نہ لیا جائے تو وہ یہ رنگ اختیار کر لیتے ہیں جیسے مشرقی پاکستان کا اب ہمیں یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ جو معاملہ بھی ان ملک دشمن عناصر کے متعلق پیش کیا جاتا ہے تو ہماری حکومت یہ فرماتی ہے کہ ہمیں اس کا علم ہے اور ہم اس کے متعلق تدارک کر رہے ہیں لیکن آج تک اس کے متعلق کوئی اقدام نہیں کیا گیا اب کیفیت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ صوبائی تعصب کو کنٹرول کرنا غالباً اب ہمارے اختیار میں نہیں رہا میں گزارش کروں گا کہ یہ ایسے نازک ترین معاملات ہیں اگر ان پر قبل از وقت توجہ نہ دی گئی تو واقعہ ہونے کے بعد خدانخواستہ اس کا حشر بھی مشرقی پاکستان کا سا نہ ہو۔

جناب چیئرمین: آپ کا فرمانا صحیح ہے لیکن بات صرف اتنی ہوتی ہے کہ ایڈجرنمنٹ موشن کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ ایڈجرنمنٹ موشن کا مطلب دو چیزیں ہو سکتی ہیں یا تو ایک واقعہ ہوا ہے جو اہم نوعیت کا ہے، قومی مسئلہ ہے اور حکومت اس کی طرف توجہ نہیں دے رہی۔ ایک تو ان کی توجہ مبذول کرانے کیلئے ایڈجرنمنٹ کا سوال اٹھایا جاتا ہے

[Mr. Chairman]

دوسرا یہ ہے کہ حکومت نے کسی کام میں سخت نالائقی دکھائی ہے اور اس کو سنسور کرنا ہے نہ تو یہ ایک نمبر معاملہ بنتا ہے نہ دوسرا بنتا ہے جہاں تک ان کے نوٹس میں لانے کا تعلق ہے وہ مقصد پورا ہو گیا ہے۔ نادر پرویز صاحب نے ارشاد فرمایا ہے حکومت اس معاملے سے واقف ہے اور اس کا جو کچھ تدارک ہو سکتا ہے وہ بھی کر رہی ہے۔ جائزہ بھی لے رہی ہے تو اس سے ایڈجرنمنٹ موشن کا مقصد پورا ہو جاتا ہے ضروری نہیں ہے کہ آپ دو گھنٹے کی بحث کیلئے اسے آئندہ کیلئے مؤخر کر دیں دو گھنٹے کی بحث کیلئے ہم نے ایک اور منظور کی ہے آپ نے اس پر بحث کیلئے بھی ابھی ٹائم نہیں نکالا۔ بہرحال۔

قاضی عبداللطیف: میں ایک شعر عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ہاں شعر سنائیں، شعر میں بھی سننا چاہتا ہوں۔

قاضی عبداللطیف: جان کر پہچان کر انجان جب کوئی بنے
پھر نہ ہونے کے برابر یہ شناسائی ہوئی

جناب چیئرمین: یہ میرے خیال میں زیادہ معیاری شعر نہیں ہے، کم از کم میرے ذوق کے مطابق معیاری نہیں ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: جی، موشن از رولڈ آؤٹ، تو آپ طارق صاحب اور کیا چاہتے ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری: آپ کے موشن رول آؤٹ کرنے کا ہمیں بالکل احترام ہے لیکن یہ سپیشل عدالت کا speedy ٹرائل ہے اس پر ٹھیک طریقے سے غور نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین: ایڈجرنمنٹ موشن ہوتی ہی speedy ٹرائل کیلئے ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری: لیکن یہ سپیشل عدالت کا ہے۔

جناب چیئرمین: کل آدھا گھنٹہ آپ کی ایڈجرنمنٹ کیلئے ہے۔ آپ کے رولز بتاتے ہیں آدھے گھنٹے سے زیادہ تو آپ اس پر ڈسکس ہی نہیں کر سکتے۔

جناب محمد طارق چوہدری: آپ نے منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ پر غور نہیں کیا ورنہ آپ اس طرح speedy ٹرائل نہ کرتے۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب ! میں نہایت ہی ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ نے میرا نام پکارا لیکن میں موجود نہیں تھا چند منٹ تاخیر سے آیا کراچی کے مسئلے پر میری تحریک التوا تھی - یہ تو پرسوں شام پڑھ کر سنائی گئی تھی اور کاروائی کا حصہ بھی بن گئی تھی اب پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے رات میں خود پیش کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ آپ پیش کر چکے ہیں ، ذرا آپ کاروائی دیکھیں آپ نے رات بھی مجھے کہا کہ اب پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ یہ آپ پڑھ چکے ہیں میں اسلیے سوچ رہا تھا کہ قاضی صاحب بھی موجود ہیں اور حضرات بھی موجود ہیں - سارے ایوان نے پرسوں رات اس معاملے کی اہمیت کو محسوس کر کے اس کو ترجیحی بنیاد پر پیش کرنے کی اجازت بھی دی تھی - تمام ارکان اس کی اہمیت کو محسوس کر رہے تھے اس لیے انہوں نے کہا کہ اس کو پہلے نمبر پر لیا جائے اور میں نے اس وقت پڑھ کر سنائی - کاروائی میں آ چکی ہے ، جناب وزیر داخلہ صاحب بھی موجود ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ نے چند منٹ کی تاخیر کو درگزر فرما کر بڑی فراخدلی کا مظاہرہ بعض ممبران سے کیا ہے -

جناب چیئرمین : اس میں آپ بھی شامل ہیں -

مولانا سمیع الحق : میں شکر گزار ہوں لیکن میری چند منٹ کی تاخیر کو درگزر کر دیں ، آنریبل وزیر داخلہ بھی موجود ہیں اور وہ کچھ کہنا چاہیں تو آپ انہیں موقع دے دیں -

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں ، بات آپ کی ہو گی ، میں عرض کروں ، اہم نوعیت کا مسئلہ تھا آپ نے اس کو آؤٹ آف ٹرن لینے کی کوشش کی اور ہاؤس نے آپ کو اجازت دی تو میرے خیال کے مطابق ایک ممبر جب ایک موشن کو اتنی اہمیت دے - ہاؤس کو persuade کر کے یا مجبور کر کے کہ اس کو آؤٹ آف ٹرن لے لیں اور پھر عین وقت پر وہ خود موجود نہ ہو تو اس کی اہمیت کا کچھ پتہ چلتا ہے مجھے اب بھی کوئی اعتراض نہیں ہے آپ تشریف رکھیں ، ہاؤس اگر اجازت دیتا ہے -

مولانا سمیع الحق : حضرت میری گزارش سنیئے یہ پیش ہو چکی ہے -

جناب چیئرمین : پیش ہو چکی تھی لیکن اس کی ایڈمسیبلٹی پر بحث آج ہونی تھی اور وہ چونکہ ایوننگ کی جا رہی تھی اور آپ نے بحث کو شروع کرنا تھا ، آپ خود وکیل ہیں یا مدعی ہیں

[Maulana Sami-ul-Hzq]

چونکہ موجود نہیں ہیں - - - - -

مولانا سمیع الحق: ایڈمسبلٹی پر سارے حضرات بول سکتے تھے قاضی صاحب بھی بول سکتے تھے -

جناب چیئرمین: اگر ہاؤس اب بھی اجازت دیتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے چونکہ اب سمیع الحق صاحب تشریف لائے ہیں -

مولانا سمیع الحق: قوم کے سامنے وزیر داخلہ صاحب کی طرف سے بیان سے اطمینان ہو جائیگا -

ملک نسیم احمد آہیر: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے -

جناب چیئرمین: آپ کو اعتراض نہیں ہے تو ٹھیک ہے تو پھر آپ دلائل دیں یہ ایڈمسبلٹی کی سٹیج ہے -

(ii) *RE:* ARREST OF PARTICIPANTS OF AZMAT-E-SAHABA CONFERENCE AT KARACHI

مولانا سمیع الحق: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قومی اور ملی نوعیت کا حسب ذیل معاملہ زیر غور لایا جائے کراچی کے اخبارات مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۷ء سے واضح ہوتا ہے کہ پولیس نے جمشید روڈ کی مسجد میں 'عظمت صحابہ کانفرنس' میں شرکت کیلئے جانے والے اڑھائی سو افراد کو گرفتار کر لیا سواد اعظم اہلسنت کے رہنماؤں اور کانفرنس کے منتظمین کے خلاف مقدمات درج کیے لوگوں کو روکنے کیلئے سات اطراف سے ناکہ بندی کر لی جامع مسجد علامہ بنوری ٹاؤن میں پولیس داخل ہوئی جوتوں سے نمازیوں کو مارا علماء کی ڈاڑھیاں نوچی گئیں سواد اعظم اہلسنت کے علماء کی گرفتاری کیلئے پولیس جا بجا چھاپے مار رہی ہے - اس واقعہ سے پورے ملک کے اہلسنت مسلمانوں میں شدید بے چینی پھیلی ہوئی ہے -

جناب چیئرمین صاحب! اس کے باضابطہ ہونے کے بارے میں میرے خیال میں اس سے بڑھ کر قومی اور فوری نوعیت کا معاملہ کیا ہو سکتا ہے جس سے پورے ملک کی یکجہتی متاثر ہو سکتی ہو اور عوام کے ایک بہت بڑے حصے کے جذبات مجروح ہو سکتے ہوں - یہ تحریک میں نے ۱۱ اکتوبر کو پیش کی تھی اور اس کے ابتدائی حصے کے بارے میں رات راجہ نادر پرویز صاحب بیان دے چکے ہیں اور انہوں نے صوبائی حکومت کی طرف سے کچھ حقائق بیان

کیئے لیکن میرا خیال یہ ہے کہ انہوں نے ان کو صحیح پوزیشن نہیں بتائی، رات انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ جلوس نکالنا چاہتے تھے تو قطعاً یہ صورت حال نہیں تھی، اہلسنت والجماعت اپنے علاقے میں ایک مسجد میں عظمت صحابہؓ کانفرنس کرنا چاہتے تھے اور اس کے لیے لوگ باہر سے آ رہے تھے وہاں ان کو بلاوجہ گرفتار کر لیا گیا۔ مسجد میں ہمیشہ ختم نبوت پر عظمت صحابہؓ پر توحید پر انہی موضوعات پر تقریریں ہوتی ہیں جلسے ہوتے ہیں نہ انہوں نے کوئی اشتعال دلایا تھا نہ کسی فرقے کے خلاف مسئلہ تھا انہوں نے چار پانچ سو افراد بلاوجہ گرفتار کیے پھر اس کے رد عمل میں علماء نے حکومت کو وارننگ دی کہ ہم کل ۲۰ صفر کو اس طرف سے جلوس نہیں گزرنے دیں گے۔ وجہ اس کی کوئی جھگڑا وغیرہ نہیں تھا یہ معاملہ پہلے گورنر جہانداد کی موجودگی میں طے ہو چکا تھا اور ان کا تحریری معاہدہ موجود ہے انگریزی میں بھی سارا ایوان اس کا متن دیکھ سکتا ہے۔ انہوں نے باقاعدہ اس معاہدے پر دستخط کیے ہیں شیعہ اور سنی حضرات کے علماء نے بیٹھ کر یہ طے کیا تھا اور اس معاہدے کی دفعہ ۳ صاف طور پر موجود ہے کہ آئندہ سے محرم اور صفر کے جلوس جمشید روڈ سے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے سامنے سے نہیں گزریں گے اور مندرجہ بالا فیصلوں کی روشنی میں اس بات کو یقینی بنایا کہ محرم اور صفر میں نکلنے والے جلوس جو براہ راست جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن پر ختم ہوتے ہیں ان کے پرمٹ پھر اس راستے پر جاری نہ کیے جائیں اور پرمٹ رکھنے والوں کو وسیع تر مفاد کیلئے متبادل راستے فراہم کئے جائیں۔ یہ اس معاہدہ کی واضح شق تھی تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں تو اپنے علاقے میں عظمت صحابہؓ کے بارے میں آپ جلسہ نہیں کرنے دیتے اور ان لوگوں کو چار سال سے اس راستہ سے بار بار گزار رہے ہیں، وہ اپیل کرتے ہیں اور جامعہ والے بڑے کھلے دل کے ساتھ کہتے ہیں کہ چلیئے اس سال گزار لیجیئے، پھر اس کے بعد آخری مرحلہ یہ آیا کہ انہوں نے مجبوراً کہا کہ ہم اس راستے سے اب اس جلوس کو نہیں گزرنے دیں گے کیونکہ وہ اہلسنت کی ایک دینی یونیورسٹی ہے، یہ صرف ایک چھوٹا سا مدرسہ نہیں ہے۔ تقریباً ۲۵ ممالک کے طالبعلم، جن میں امریکہ، افریقہ، یورپ کے ممالک کے طلبا شامل ہیں پڑھتے ہیں اس کے گیٹ کے سامنے کوئی شیعہ آبادی بھی نہیں ہے، ایک فرد بھی شیعہ آباد نہیں ہے جب یہ جلوس یہاں پر آتا ہے، اس وقت طالب علم بھی چھتوں پر چڑھ جاتے ہیں، اس طرح فسادات کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہر وقت ہمارا مدرسہ ان خطرات

[Maulana Sami-ul-Haq]

میں گھرا رہتا ہے، چند گز کے فاصلے پر پیچھے ایک گلی ہے جنوب کی طرف جہانگیر روڈ سے بھی راستہ ہے، وہاں سے گزار سکتے ہیں۔ ان کا یہی مطالبہ تھا کہ اگر آپ مدرسہ کے سامنے سے جلوس نکالیں گے تو فسادات کا خطرہ ہے۔

اس سے پہلے کراچی میں شدید فسادات ہوئے تھے، دکانوں کو جلایا گیا تھا، لوٹ مار ہوئی تھی، دو آدمی مر بھی گئے تھے، پھر کل جو واقعات ہوئے ہیں وہ انتہائی افسوسناک ہیں، وہ تو اپنے مدرسہ میں ہوں گے چار پانچ ہزار تھے، گیٹ بند کر کے جلسہ کر رہے تھے، کہ اچانک ساڑھے نو بجے ان پر شیلنگ کی گئی اور یہ شیلنگ ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی، ہم وہاں گئے ہیں، ہم نے اصلاح کی پوری کوشش کی ہے، کمشنر صاحب سے ہم ملے ہیں اور ہمارے آدمی نے پرسوں رات کو ہوم سیکرٹری صاحب سے بھی بات چیت کی ہے، ہم نے کہا کہ ہم جائز طریقے پر ہر قسم کے تعاون کیلئے تیار ہیں، ہوم سیکرٹری سے ایک معاہدہ بھی ہوا تھا۔ ہوم سیکرٹری صاحب بھی شاید وزیر داخلہ صاحب کو یہ ساری تفصیلات نہیں بتا سکے ہیں۔ رات کے دو بجے پرسوں ہوم سیکرٹری سے ہمارا معاہدہ ہوا کہ پولیس موجود نہیں ہوگی۔ چاہیے اگر فوج امن قائم کرنے کیلئے آتی ہے، تو ٹھیک ہے لیکن پولیس کو دیکھتے ہی لوگ بھڑک جاتے ہیں، کراچی کے حالات حساس ہیں، وہاں پولیس کے آنے سے چار و ناچار فسادات شروع ہو جاتے ہیں۔ اسلئے انہوں نے یہ ایگری کیا کہ پولیس نہیں آئے گی۔ دوسری انہوں نے یہ بات کہی کہ جو علماء گرفتاریاں دیں گے، ان کو ہم گرفتار تو کریں گے لیکن ان کے ساتھ کوئی غیر مہذب سلوک نہیں کریں گے۔ تیسری بات ہوم سیکرٹری صاحب کے ساتھ یہ طے ہوئی تھی کہ کل آٹھ سے دس بجے تک، جو افراد جیلوں میں بند ہیں، ان کو رہا کر دیں گے ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: بلیجو صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں۔

جناب حمزو خان بلیجو: پوائنٹ آف آرڈر جناب! مولانا صاحب جو بیان دے رہے ہیں اور ایڈمسیبلٹی پر جو بات کر رہے ہیں، جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ یہ ایوان کا وقت ضائع کر رہے ہیں اور اپنی خواہ مخواہ دکان چمکا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ اتنا اعتراض تو آپ کا صحیح ہے کہ ایڈمسیبلٹی کے ساتھ

اس کا کوئی تعلق نہیں ہے جو وہ ارشاد فرما رہے ہیں لیکن باقی ۔ ۔ ۔ ابھی آپ وزیر صاحب کا بیان سن لیں، اس کے بعد اگر آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں، تو ضرور کہیں۔

جناب حمزہ خان بلیجو: مولانا صاحب کم از کم ایسی بات تو کریں جو حقیقت پر مبنی ہو۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ کئی افراد جو ہیں وہ مارے گئے ہیں۔

مولانا سمیع الحق: میں نے یہ جملہ کب کہا ہے، کہ کئی افراد مارے گئے ہیں۔

جناب حمزہ خان بلیجو: پوائنٹ آف آرڈر، قاضی لطیف نے جو بات کل کہی تھی وہ یہی بات تھی۔

مولانا سمیع الحق: میں نے کہا ہے کہ ۱۹۸۴ء ہیں۔

جناب چیئرمین: آج کے اخبار میں قاضی لطیف صاحب نے جو کہا تھا۔ اس کے حوالے سے ہے کہ ایک آدمی مر گیا ہے۔ یہ پہلا ہیڈ نگ ہے، مارا گیا، یعنی پیٹنے کو بھی کہتے ہیں اور مارا گیا قتل کرنے کو بھی کہتے ہیں، آپ تشریف رکھیں، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ بھی ایڈمسیبلٹی پر زیادہ concentrate کریں۔

مولانا سمیع الحق: میں یہی عرض کرتا ہوں کہ ہم مان گئے تھے کہ اگر یہ تین شرائط ہیں تو چلیئے جلوس گزرنے دیں، شرائط یہ تھیں، اگر وہ علما کو گرفتار کریں گے تو ان سے بدتمیزی کا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ (۲) آٹھ سے دس بجے تک، وہ پانچ، چھ سو افراد کو جو گرفتار ہیں، جو حکومت مانتی ہے، جو کہ حقیقت میں ایک ہزار سے بھی زیادہ ہیں، جیلوں سے رہا کر دیا جائے گا۔ (۳) پھر یہ بھی معاہدہ ہوا تھا کہ جن علماء کو ہم گرفتار کر لیں گے، کل جو گرفتار ہوئے ہیں، ان کو تمام تک کسی جگہ آرام سے رکھیں گے اور شام کو چھوڑ دیں گے۔ لیکن ابھی ابھی ساری کراچی بات ہوئی ہے کہ وہ علماء جو کہ جید علماء ہیں، اب تک لانڈھی جیل میں بند ہیں، وہاں ان کو رکھا گیا ہے، نہ ان قیدیوں کو جو ۹ تاریخ کو گرفتار ہوئے تھے، چھوڑا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب اگر میں آپ کی توجہ ۔ ۔ ۔

مولانا سمیع الحق: بہرحال میرا یہ فریضہ ہے بعد کچھ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سیاسی دکانداری چمکاتے ہیں، آخر میں یہ بات نہ کہوں تو کون کرے، مجھ پر ان علماء کا حق ہے،

[Maulana Sami-ul-Haq]

جن کا میں نمائندہ ہوں اور میری پارٹی جمعیت العلماء اسلام کے ایک ہزار افراد اس وقت اندر ہیں اور پھر یہ ایک مدرسہ ہے، ہمارا پورے ملک میں ایک نظام ہے جس کے تحت ایک ڈیڑھ ہزار مدارس چل رہے ہیں یہ ایک وفاق المدارس العربیہ ایک تنظیم ہے یہ اس کا سنٹر ہے اور میرے والد صاحب ان ڈیڑھ ہزار مدارس کے صدر ہیں اب اگر میں یہاں خاموش رہوں، اپنے مسلک اور اور علماء کے بارے میں آواز بھی نہ اٹھا سکوں۔ مجھے ہرگز سیاست کی دکان نہیں چمکانی ہے، یہ میرا فریضہ ہے کہ میں ان کی بات کروں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہیں آپ کو یہ suggest نہیں کیا جا رہا ہے کہ آپ خاموش رہیں، آپ کو یہ suggest کیا جا رہا ہے کہ رولز کے مطابق، قانون کے مطابق جو ایڈمسیبلٹی بنتی ہے، اس پر ذرا آئیں۔

مولانا سمیع الحق: میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ ایک المناک سانحہ ہے، ملی اور فوری نوعیت کا ہے، میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اگر اللہ کے ایک گھر کی بے حرمتی ہو، ہر دو سیکنڈ بعد مسلسل وہاں ایک گولہ آتا رہا، پھر ایدھی ٹرسٹ نے ایمبولنس گاڑیاں بھیجیں اور زخمی اور بے ہوش طالب علموں کو ہسپتالوں میں لے جایا گیا۔ ایک بے چارہ عبدالغنی نامی شخص مر بھی گیا۔

جناب چیئرمین: یہ واقعات ہیں یہ بعد میں آ سکتے ہیں، اس کا تعلق اس سے نہیں ہے

جناب طارق چوہدری صاحب۔

مولانا سمیع الحق: پھر شیعہ حضرات ....

جناب طارق چوہدری: مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارے ایک ہزار افراد اندر ہیں، تو میں چاہتا ہوں کہ ان کے کھانے کا خرچہ ان سے ضرور لیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ!

مولانا سمیع الحق: پھر افسوسناک صورت یہ پیدا ہوئی کہ ہمارے علماء باہر نہیں نکلے تھے جو جلوس گزرا تھا، اس نے صرف گزرنے تک اکتفا نہیں کیا۔ جلوس نے مدرسہ کے طالب علموں پر پتھراؤ کیا اور وہاں جو کرنل قاضی زاہد اللہ ہے اس کی موجودگی میں جلوس والوں نے پتھر برسائے وہ کرنل کہتا ہے کہ میں عدالت میں بھی جا کر یہ گواہی دے سکتا ہوں۔ کہ

جلوس پر اس طریقہ پر نہیں گزرا بلکہ اس نے طالب علموں پر پتھر بھی برسائے ۔

جناب چیئرمین : آپ پھر واقعات کی تفصیل بتا رہے ہیں جو کہ ایڈمیسیبلٹی کے سٹیج پر جائز نہیں ہے لیکن میں آپ کو اس لیئے اجازت دے رہا ہوں کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مولانا سمیع الحق : میں آپ کا بہرحال شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ۔

جناب چیئرمین : کہ ان واقعات کا پھر وزیر صاحب بھی تفصیلاً جواب دیں گے کہ واقعات کیا تھے پلیجو صاحب کی بھی پھر تسلی ہو جائے گی ۔

مولانا سمیع الحق : چلیئے ، میں صرف اتنی گزارش کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! پوائنٹ آف آرڈر ، جناب محمد علی صاحب کے سامنے ہاؤس نے اس کی منظوری دی تھی ، ہاؤس کے لیڈر نے بھی فرمایا تھا اور وزیر قانون نے بھی کہا تھا کہ ہم اس کی منظوری دیتے ہیں ، تو منظوری تو اس کی آ چکی ہے ، اس وقت آپ فرماتے ہیں کہ آیا وہ قابل سماعت ہے یا نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : میں نے جو ریکارڈ دیکھا ہے اس کے مطابق یہی فیصلہ ہونا تھا کہ قابل سماعت ہے یا نہیں ہے ، منظوری جو دی گئی تھی وہ اس بات کی دی گئی تھی کہ یہ موشن آوٹ آف ٹرن لی جائے گی ۔ باری سے پہلے لی جائے گی ۔

قاضی عبداللطیف : بہرحال میں اتنا عرض کر رہا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : میں ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں ، میں تو اس دن بدقسمتی سے موجود نہیں تھا ۔ میں عینی شاہد نہیں ہوں ، میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں ، ریکارڈ کی بنا پر کہہ رہا ہوں ۔

قاضی عبداللطیف : بہرحال جو افراد گواہی دے رہے ہیں ، میں ان کی گواہی کو مسترد تو نہیں کرتا اور میں اتنی گزارش کروں گا اپنے محترم وزیر داخلہ صاحب سے ، کہ ان کے پاس جو اطلاعات آتی ہیں ان کو وہ من و عن صحیح نہ سمجھیں ، ساری بات بھی سنیں ۔

جناب چیئرمین : صحیح ہے ۔

قاضی عبداللطیف : یہاں اس لیئے موشن پیش کی جاتی ہے کہ ان کی جانب سے جو بات کی جاتی ہے اس کے بارے میں ہاؤس کی تنقید کیا ہے مثلاً کل پرویز صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ غیر قانونی جلوس نکال رہے تھے ، حالانکہ نہ جلوس نکالنے کی منظوری تھی ، نہ وہ جلوس نکالنا چاہتے تھے ، نہ انہوں نے مطالبہ کیا تھا ، ان کی درخواست صرف جلسہ کیلئے تھی ،

[Qazi Abdul Latif]

اور جب انہوں نے منظوری نہیں دی تھی تو مسجد کے اندر انہوں نے جلسہ منعقد کیا تھا اور اسی پر گرفتاریاں بھی ہوئیں۔ مسجد کے اندر بھی گرفتاریاں ہوئیں جب کہ مسجد کے اندر دفعہ ۱۴۴ لاگو نہیں ہوا کرتی۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اسی بات سے یہ معاملہ اتنا بڑھ گیا تھا کہ یہ غلط فہمی آپس میں اتنی بڑھتی گئی اور یہاں تک بات پہنچی، تو میں وزیر داخلہ سے گزارش کروں گا کہ دیکھیئے، اگر آپ اس کے متعلق تفصیلات فرما بھی دیتے ہیں تو بھی اس واقعہ کے متعلق آپ ایک ٹریبونل مقرر فرمائیں، کسی جج کے ماتحت، تاکہ وہ مکمل اس کی تحقیقات کرے۔ غیر جانبدارانہ انکوائری کرے اور اس کی رپورٹ آپ کو وہ دے دے کہ اس کے اندر حقیقت کیا ہے، حقیقت یہ ہے جو ہم عرض کر رہے ہیں یا وہ ہے جو ان کے پاس ان کی جانب سے آئی ہے۔ یہ ہے میری گزارش۔

جناب چیئرمین: شکریہ! وقت بھی ہوگیا ہے، آپ تشریف رکھیں، بلیجو صاحب آپ بھی تشریف رکھیں، وزیر صاحب کو سنیں۔

جناب حمزو خان بلیجو: جناب ایک منٹ، یہ تحریک جو یہاں پیش کی گئی ہے جس کی اجازت دی گئی ہے، اسے نسیم آہیر نے اوکے کیا ہے، حالانکہ یہ ایسی بات نہیں تھی، جس کی نسیم آہیر صاحب نے اجازت دی کہ اس پر بحث کی جائے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں آپ سمجھے نہیں، یہ جو بحث ہو رہی ہے یہ ایڈمسیبلٹی پر ہو رہی ہے۔

جناب حمزو خان بلیجو: جناب اس پر بحث نہیں ہونی چاہیئے تھی، یہ کوئی بات نہیں تھی کہ اس ایوان میں اس پر بات ہو۔

جناب چیئرمین: بہرحال یہ میرا فیصلہ ہے اس پر آپ اعتراض نہیں کر سکتے۔

جناب حمزو خان بلیجو: بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ یہ سندھ گورنمنٹ کے ساتھ ایک سوچی سمجھی سازش ہے، اس کو بدنام کرنے کیلئے یہ ۔۔۔

جناب چیئرمین: کسی نے سندھ گورنمنٹ کا نام ہی نہیں لیا، آپ خواہ مخواہ ان کی وکالت پر اتر آئے ہیں۔

جناب حمزو خان بلیجو: میری بات تو سنیئے۔

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں ۔

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر سر! مجھے حیرانی ہے کہ یہ لوگ آخر اس سے کیوں بدکتے ہیں اگر حقائق یہاں سامنے آتے ہیں، آپ لوگ گھبراتے کیوں ہیں، تو حقائق سامنے لایئے بحث کیجیئے اور اس پر دلائل دیجیئے ہماری بھی سنیئے اس سے آپ کیوں گھبراتے ہیں کہ یہاں پر آپ کی بدنامی ہو رہی ہے، گھبرانے کی اس میں کونسی بات ہے، آپ اپنے عیوب کو چھپانے کیلئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین : تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، یہ کراس ٹاک نہیں ہونی چاہیئے، آپ بند کر دیں اس کو، جناب آہیر صاحب ۔

ملک تسنیم احمد آہیر : میرا خیال ہے کہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا صحیح مفہوم نہ mover تک پہنچا ہے اور نہ میرے بھائی پلیجو صاحب سمجھ سکے ہیں یہ کسی قسم کی کوئی سازش نہیں ہے ۔ پہلی بات تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن واقعات کی طرف مولانا سمیع الحق نے ایڈجرنمنٹ موشن کے ذریعے توجہ مبذول کرائی ہے مجھے بڑا دکھ، افسوس اور رنج ہے یہ کہتے ہوئے کہ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے ، کہ ہم تو اپنے علماء کرام سے یہ توقع کرتے تھے کہ وہ قوم کی یکجہتی کے لئے کام کرینگے ، لیکن مجھے دکھ ہے کہ اس ملک میں انہی لوگوں سے جن سے ہم توقع رکھتے تھے جن کو ہم اپنا دینی رہنما سمجھتے تھے اور جنہوں نے ہماری رہنمائی کرنی تھی وہ قوم کو تقسیم کرنے میں لگے ہوئے ہیں، میں اس ضمن میں کسی کا نام بھی لینے کو تیار نہیں ہوں کہ اس میں کون سے فرقے کے علماء ہیں لیکن جب بھی یہ تشدد بڑھتا ہے، جب بھی یہ فرقہ داریت بڑھتی ہے تو نہ اس سے اسلام کی خدمت ہوتی ہے نہ پاکستان کی خدمت ہوتی ہے ۔

پہلی بات تو میں یہ عرض کروں گا کہ آپ دینی رہنما ہیں تمام فرقوں کے جو علماء ہیں کہ وہ از راہ کرم اپنی دینی اور قومی ذمہ داریوں کو سنبھالیں اور اس فرقہ داریت کا زہر جو ہمارے اندر پھیل رہا ہے اس کو روکنے کیلئے قوم اور ملک کی مدد کریں یہ کسی حکومت کا مسئلہ نہیں ہے ۔

یہ قوم کا مسئلہ ہے، تو جن واقعات کی طرف جناب آپ نے توجہ دلائی، انکے بارے میں ہم نے بھی اپنی طرف سے کچھ حقائق حاصل کیئے ہیں اس سے آپ کو اختلاف بھی ہو سکتا ہے لیکن ہماری اطلاع کے مطابق جس مسجد میں عظمت صحابہؓ کانفرنس ہو رہی تھی وہاں سے انہوں نے جلوس نکالنے کی درخواست

[Malik Nasim Ahmed Aheer]

کی جس کو منظور نہیں کیا گیا، اور ان سے کہا گیا کہ آپ جلوس نہ نکالیں، پھر اس کے باوجود کہ دفعہ نمبر ۱۴۴ وہاں نافذ تھی - ایک ہزار سے ۱۵ سو افراد نے جلوس نکالنے کی کوشش کی اور ہم نے قانون کے تحت کچھ کیس رجسٹرڈ کیے، اور یہ کہ ہزاروں آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے، یہ بات درست نہیں ہے جو ہمارے پاس facts and figure آئے ہیں - جن کی FIR درج ہے، پہلی FIR جس کا نمبر ۲۶۳ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۸۷ء ہے اس میں ایک آدمی بھی گرفتار نہیں ہوا جو FIR نمبر ۲۶۴ ہے اسی تاریخ کی ۹ اکتوبر ۱۹۸۷ء کی اس میں اکتیس افراد کو گرفتار کیا گیا ہے اور جو FIR نمبر ۲۶۵ ہے اس کے تحت اکاون افراد کو گرفتار کیا گیا ہے، بیاسی افراد ٹوٹل گرفتار ہوئے ہیں - تو قانون کا ....

مولانا سمیع الحق: پوائنٹ آف آرڈر - جناب راجہ نادر پرویز صاحب نے پرسوں رات کو ۲۴۸ افراد کا بتایا تھا ایوان میں -

جناب چیئرمین: مولانا صاحب ان کو سن لیں، یہ بتا دیں گے -

ملک نسیم احمد آہیر: میں جناب اس طرف بھی آ رہا ہوں، یہ بات انہوں نے کہی ہو گی جو کل واقعہ ہوا ہے - جو میرے پاس اطلاعات ہیں اگر یہ غلط ہیں میں اس سلسلے میں تصحیح مانگ لوں گا - راجہ صاحب بھی تشریف لائے ہیں، شاید وہ اس سلسلے میں وضاحت کر سکیں، بہر حال جو کچھ میرے پاس قانونی طور پر موجود ہے اور مجھے اپنی منسٹری کی طرف سے یا پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے جو فگرز دیئے جاتے ہیں تو لکھ کر دیئے جاتے ہیں میرے خیال میں ان کو doubt کرنے کی کوئی وجوہات نہیں ہیں میں نے FIR نمبر آپ کو دیئے ہیں ان افراد کی بات بتائی ہے کہ ۳۱ افراد، ایف آئی آر نمبر ۲۶۴ میں گرفتار ہیں اور ایف آئی آر نمبر ۲۶۵ میں ۵۱ گرفتار ہیں بیاسی آدمی ٹوٹل گرفتار ہیں ...

قاضی عبداللطیف: جناب والا! راجہ صاحب نے فرمایا تھا کہ ۹ تاریخ کو ۲۴۸ آدمی بتائے تھے تو آپ دیکھ لیں کہ رات انہوں نے اسی کے متعلق معلومات دی تھیں ....

جناب چیئرمین: سویرے جو میر داد خیل صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی تھی اس کا ترجمہ نہیں کیا گیا تھا لیکن باقی موضوع کے علاوہ ایک یہ چیز تھی کہ صبر سے کام لو - اب ہم ایک وزیر کو اپنا بیان مکمل کرنے

کا موقع ہی نہیں دیتے ۔ ذرا صبر کریں ۔ اس کے بعد اگر آپ کی ضرورت ہوئی تو باری آجائے گی ۔

جناب آہیر صاحب ۔

ملک نسیم احمد آہیر: جناب! میں قاضی صاحب اور مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے بعد بھی گرفتاریاں ہوئیں اور وہ جو راجہ صاحب نے بات کہی تھی وہ درست تھی کہ اس وقت تک ۲۴۸ آدمیوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے ۔ اسی ۹ اکتوبر والے کیس میں اب گزارش یہ ہے کہ قانون کا احترام سب پر لازم ہے اس میں آپ بھی شامل ہیں، میں بھی شامل ہوں اور اگر قانون کا احترام قانون بنانے والے ہی ختم کر دیں تو مجھے افسوس ہے کہ پھر اس کا احترام کون کرے گا ۔ تو اس سلسلے میں کسی سے بالکل کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی ۔ حکومت کی یہ بالکل واضح پالیسی ہے کہ قانون کا احترام کرایا جائے گا اور قانون کو توڑنے والوں کو قانون کے مطابق سزا بھی دی جائے گی، اور ان کو گرفتار بھی کیا جائے گا ۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ علما کی بے عزتی کی گئی اور کچھ نازیبا کلمات استعمال کیئے گئے ہیں اس بات کا آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے دل میں علماء کا انتہائی احترام ہے ہم کسی کو اس بات کی قطعاً اجازت دینے کو تیار نہیں ہیں کہ ہمارے جو دینی رہنما ہیں ان کے خلاف کوئی نازیبا کلمات استعمال کرے یا ان کے ساتھ ملحقا کرے یا ان کی توہین کرے، میرا خیال ہے کہ اگر اس قسم کے کوئی واقعات ہوئے ہیں تو میں اس کی تفتیش کرانے کو تیار ہوں، اس کی تحقیقات کرانے کو تیار ہوں اور بعض لوگوں نے اس قسم کی حرکت کی ہوگی ہم ان کے خلاف کارروائی کرنے کو بھی تیار ہیں لیکن ہم کسی کو اس بات کی اجازت دینے کیلئے بھی تیار نہیں ہیں کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لے، اور قانون کا احترام نہ کرے ۔

میں اپنے ان دینی رہنماؤں سے اپیل کروں گا، اسلام کے نام پر اپیل کروں گا، پاکستان کے نام پر اپیل کروں گا کہ خدا کیلئے اس فرقہ واریت کے زہر کو نہ پھیلنے دیں اور اپنی دینی اور قومی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور یہ جو اس ملک میں وبا پھیل نکلی ہے اس کے نتائج اسلام کیلئے اور پاکستان کیلئے نہایت تباہ کن ہوں گے ۔ میں یہ نہیں سمجھتا کہ جس معاہدے کا ذکر جناب مولانا سمیع الحق صاحب نے کیا ہے کم از کم میرے نوٹس میں ایسی

[Malik Nasim Ahmed Aheer]

کوئی بات نہیں ہے، لیکن انہوں نے خود فرمایا ہے کہ لگاتار وہاں سے جلوس نکل رہے ہیں، کل کے واقعات جو ہوئے ہیں وہ انتہائی افسوسناک ہیں، مجھے جو اطلاع مل گئی تھی کہ اس راستے سے انتظامیہ والے جلوس نہیں نکلنے دیں گے انہوں نے کہا تھا کہ ہم کسی حالت میں نہیں نکلنے دیں گے، اب دیکھیے اس کا نتیجہ کیا برآمد ہوا۔ ایک مسلمان کی جان گئی، کچھ لوگ زخمی ہوئے اور اس سے ہمارے اندر نفرتیں زیادہ بڑھیں۔ تو یہ کام دینی رہنماؤں کا نہیں ہے کہ وہ نفرت پھیلاتے رہیں، آگ لگاتے رہیں، ہمیں سب کو مل کر اگر آپس میں اختلافات ہیں تو دور کر لینے چاہئیں۔

حکومت پاکستان کی یہ واضح پالیسی ہے کہ وہ فرقہ واریت کو فروغ دینے والوں کے ساتھ کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں کرے گی۔ چونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ نہ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں اور نہ پاکستان کی خدمت کر رہے ہیں۔ خواہ وہ شیعہ ہو، سنی ہو، دیوبندی ہو، بریلوی ہو، چونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ دوسرے کی دلآزاری کرے دوسروں کے مذہبی اعتقادات و نظریات پر تنقید کرکے یہاں ملک میں آگ لگائے تو ہم کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتیں گے۔ حکومت نہ فرقہ واریت کی سرپرستی کرتی ہے نہ اس کو تسلیم کرتی ہے اور نہ اس کو promote کرنے والوں کی حمایت کر سکتی ہے۔ یہ اچھی بات آپ نے کی اور مجھے بھی یہاں موقع ملا کہ میں آپ سے پاکستان اور اسلام کے نام پر اپیل کروں کہ یہ راستے جن پر ہمارے علماء چل نکلے ہیں خواہ وہ کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، پوچھیں کیا وہ دین کی خدمت کر رہے ہیں کیا وہ پاکستان کی خدمت کر رہے ہیں! حکومت اپنی ذمہ داریوں کو اس سلسلے میں پوری طرح نبھائے گی اور اسلام اور پاکستان کے مفاد میں جو بات ہوگی اس کو کرے گی۔ علماء کا احترام ہم پر واجب ہے ہم ان کا احترام کریں گے لیکن ہم کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ دوسروں کے معاملات میں، مذہبی اعتقادات میں دخل دے اور جو بھی اس قانون کی خلاف ورزی کرے گا اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: ایک دو چیزوں کی وضاحت کر دیں، کہ میرے خیال میں جو ایف آئی آر درج ہوئی ہیں وہ کس قانون کے تحت ہیں؟ اور یہ جو مقدمے ہیں ان کا سٹیٹس کیا ہے؟ ایک سوال اٹھایا گیا تھا کہ کوئی عدالتی کارروائی اس پر ہو، وہ ہو رہی ہے یا نہیں؟

Malik Nasim Ahmed Aheer: Sir, this is violation of section 144. It is not a very serious offence, but any way whatever law they violated, they have been booked under that.

Mr. Chairman: What is the status of the FIR. Is it still being investigated. Has a challan gone to a court or what?

Malik Nasim Ahmed Aheer: Sir, they have been sent to jail.

اور دفعہ ۱۴۴ کا تو یہی ہوتا ہے کہ موقع پر ہی ان کو گرفتار کیا جاتا ہے جو violate کر رہے ہوتے ہیں۔

Mr. Chairman: That is true.

ملک نسیم احمد آہیر: اس کے بعد ہم نے پکڑ کر سیدھا ان کو جیل بھجوایا۔ دوسری بات جو آپ نے انکوائری والی کہی ہے اس سلسلے میں جو یہ واقعہ ہوا ہے اس کی انکوائری ہم کروانے کو تیار ہیں جوڈیشنل انکوائری بھی کروانے کو تیار ہیں اور اس سلسلے میں ہم اپنی طرف سے آپکو یقین دلاتے ہیں کہ کسی سے بھی کوئی رو رعایت نہیں ہو گی ہم انصاف چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس ملک کے مذہبی فرقے امن اور احترام کے ساتھ رہیں اور ایک دوسرے کی دل آزاری نہ کریں۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: میرے خیال میں جو آدھا گھنٹہ ہے ایڈجرنمنٹ موشن کا وہ کبھی کا ختم ہو چکا ہے آپ نے درخواست کی تھی کہ وہ جوڈیشنل انکوائری کرنے کو بھی تیار ہیں اس پر میرے خیال میں ختم کر دیں، جی قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف: حضرت دو باتیں میں عرض کروں گا۔ جیسے انہوں نے فرمایا کہ وہ قانون کا احترام کرتے ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ قانون کے مطابق ہی کارروائی کی جائے۔ کسی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ قانون کی خلاف ورزی کرے۔ نہ ہم یہ چاہتے ہیں اور نہ ہم اس کیلئے تیار ہیں۔ لیکن یہ لاقانونیت اس وقت ہو جاتی ہے جب بعض لوگوں کو یہ خدشہ یا شبہ ہو جاتا ہے یا یقین ہو جاتا ہے کہ قانون کے مطابق ہمارا تحفظ نہیں کیا جا رہا یا ہمارے خیالات نہیں سنے جا رہے اور جس طریقے سے انہوں نے فرمایا کہ تین مرتبہ یہ چیز ہو چکی ہے۔ گورنر کی جانب

سے کمشنر کی جانب سے، پھر ان کو نوٹس دیا گیا تھا کہ آپ کا یہ راستہ نہیں ہے۔ تین مرتبہ انہوں نے راستہ تبدیل کیا۔ میں گزارش کروں گا کہ قانون فرقہ واریت سے بالاتر ہوتا ہے، ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ قانون فرقہ واریت سے بالاتر ہو اور قانون کے مطابق عمل کرنے کیلئے ہم بھی تیار ہیں۔ لیکن اتنی بات ہے کہ ان کو یقین دلایا جائے کہ آپ کے خلاف یہ یک طرفہ کارروائی نہیں کی جارہی، قانون کے مطابق آپ کے ساتھ سلوک کیا جارہا ہے اگر قانون کے مطابق ہم کام نہیں کرنا چاہتے تھے تو کمشنر سے ہم نے بات کی اس کے بعد ہوم سیکرٹری سے بات ہوئی ہے ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین: قاضی صاحب اس کا ایڈمسیبلٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بات آپ کی ہو گئی۔ شکریہ! کیا آپ اس پر اصرار کریں گے۔

قاضی عبداللطیف: جہاں تک احترام کا تعلق ہے آپ وہ قمیض دیکھ لیجئے جو علماء کی پھاڑی گئی ہے۔ آپ فرما رہے ہیں کہ میں تحقیقات کرانے کیلئے تیار ہوں ہم آپ کے مشکور ہیں۔ وہاں تحقیقات کیلئے جج مقرر کیجئے ان کے سامنے وہ اپنے ثبوت دیں گے۔

شیخ علی محمد: پوائنٹ آف آرڈر سر، جناب والا! یہ جو واقعہ ہوا ہے، یہ صوبائی نوعیت کا ہے۔ یہ ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہے۔ جو کچھ کرنا ہے وہ صوبائی حکومت کرے گی۔ صوبائی اسمبلی بیٹھی ہے، وہ غور کر سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! مولانا سمیع الحق صاحب۔

(مداخلت)

شیخ علی محمد: یہ بار بار سندھ کے بارے میں باتیں ہوتی ہیں، سندھ میں اگر یوں بھی ہوتا ہے تو مسئلہ یہاں کھڑا ہو جاتا ہے، یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ انکوائری ہو گی تو صوبائی حکومت کرے گی۔

قاضی عبداللطیف: آپ نے یہ پیشکش فرمائی کہ میں انکوائری کیلئے تیار ہوں، یہ لوگ انکوائری سے کیوں گھبراتے ہیں، ہمیں معلوم نہیں۔

جناب چیئرمین: اگر آپ آپس میں ہی یہاں بحث کرتے رہیں گے تو مجھے تو یہاں بیٹھنے کی ضرورت تو نہیں ہے۔

مولانا سمیع الحق : جناب سپیکر صاحب ! ہمیں وزیر داخلہ صاحب کے جذبات کا احترام ہے ہم بھی چاہتے ہیں کہ اس ملک میں مکمل ہم آہنگی ہو یکجہتی ہو۔ لیکن اب یہ دیکھنا کہ زیادتی کس کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ صوبائی انتظامیہ کی اطلاعات پر انحصار کریں گے تو ان کے سامنے صحیح حقائق نہیں آسکیں گے کیوں ؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سارے جھگڑے کی بنیاد ایک معاہدہ ہے جو گورنر کے ساتھ ہوا تھا۔ اور انہوں نے فرمایا ہے کہ مجھے اس کا علم ہی نہیں ہے۔ تو مطلب ہے کہ ان کے سامنے وہ حقائق نہیں رکھتے۔ اب انہیں چاہیئے کہ لازماً ایک ٹریبونل مقرر کر دیں تاکہ صحیح تحقیقات ہو جائیں۔ جو زیادتی کرتا ہے اس کو روک لیا جائے تاکہ آئندہ یہ سلسلہ نہ چلے۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں آپ حضرات مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ میں آپ کو رولنگ دے ہی دوں۔ اگر رولنگ آپ کو چاہیئے، تو یہ ایک پراونشل معاملہ ہے، دفعہ ۱۴۴ وہاں پر نافذ تھی۔ اس کی alleged violation ہوتی ہے۔ حکومت کا پولیس کا سب کا فرض ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کے تحت جو مجرم ثابت ہو جائے اس کو سزا دیں اور یہ معاملہ اب نہ میرے ہاتھ میں ہے نہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اسی عدالت کے ہاتھ میں ہو گا جس کے پاس یہ چالان چلا جاتا ہے اور لوگ ان کے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں، وزیر صاحب نے جو فرمایا کہ ایک انکوائری ہو گی اس میں فیڈرل گورنمنٹ کا اس طریقے پر اختیار نہیں ہے کہ وہ انکوائری کر سکے وہ پراونس کے تھرو ہی کرائے گی۔ اور اگر ہمارا ان پر اتنا اعتماد نہیں ہے۔ (صوبوں پر) کہ وہ حکومت کو فیڈرل گورنمنٹ کو صحیح واقعات بتلاتے ہیں کہ نہیں تو پھر میرے خیال میں یہ سب معاملہ چلے گا ہی نہیں، جہاں تک ٹیکنیکل بات ہے اس پر تو اس کو رول آوٹ کرنا پڑے گا۔ لیکن میرا خیال یہ تھا کہ آپ اسے پریس نہ کریں جو وزیر موصوف نے آپ کو آفر دی تھی وہ صحیح تھی۔

ملک نسیم احمد آہیر : یہ صوبائی معاملہ ہے، ہم صوبائی حکومت کو کہنے کو تیار ہیں۔ چونکہ یہ حکومت کی پالیسی ہے اور مسلم لیگ کی حکومت چاروں صوبوں میں ہے تو یہ بات ہم واضح طور پر کہنے کو تیار ہیں کہ ہم کسی فرقے کے ساتھ زیادتی کرنے کو تیار نہیں ہیں لیکن مرکز مداخلت اس میں بالکل نہیں کرے گا۔ صوبائی حکومت کو کہے گا کہ وہ انکوائری کرائے۔ چونکہ ہمارا ضمیر صاف ہے، ہمارے ہاتھ صاف ہیں ہم اس میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنا چاہتے۔

جناب عبدالمجید قاضی : جناب اگر دفعہ ۱۴۴ میں پراونشل گورنمنٹ فیصلہ نہیں کر سکتی تو، تو پھر یہ بڑی زیادتی ہے ۔

جناب چیئرمین : کیا اب اس کے کہنے کی ضرورت تھی ؟ خواہ مخواہ ہم بحث کو طول دے رہے ہیں ۔

This discussion should now stop.

آپ اس کو پریس کرتے ہیں یا نہیں کرتے ، مولانا صاحب ۔

مولانا سمیع الحق : وزیر داخلہ صاحب آخر میں مکر گئے ، انہوں نے کہا ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے ، اگر وہ یہ کہتے تو میں بالکل پریس کروں گا ۔

Mr. Chairman: Then I am afraid I have to rule the motion out of order. It is a provincial matter entirely. It is now before the Court and it in any way subjudice and it is not the direct concern of the Government of Pakistan. So, under all these conditions the motion is not admissible. This brings us to the end of the adjournment motions.

Next item. Muhammad Ali Khan Sahib.

(Pause)

DRAFT RULES OF PROCEDURE AND CONDUCT OF BUSINESS IN THE SENATE, 1986

Mr. Chairman: Next item on the agenda is; further consideration of the draft Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1986.

پچھلے اجلاس میں ہم ۲۸ رولز تک پہنچ چکے تھے ۔ رول ۲۸ کو ڈیفر کیا گیا تھا کہ اس کا تعلق ۲۴ اور ۲۶ رولز کے ساتھ ہے ان کا فیصلہ ہو جاتا ہے تو ۲۸ کو بھی لے لیں گے ۔ تو اب شروع کرتے ہیں چیپٹر ۶ سے ۔ میرے خیال میں طریقہ کار وہی رکھنا پڑے گا کہ جن رولز میں ترامیم آئی ہیں ان کو مؤخر کرتے ہیں اس وقت تک جب تک محرکین ہاؤس میں موجود نہ ہوں ۔ اگر یہی منظور ہے تو اسی طریقے پر چلتے ہیں اور نئے رولز لیتے ہیں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ٹھیک ہے جی ۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے ۔

There is one amendment standing in the name of Mr. Hasan A. Shaikh also but that was also postponed because at that time he was in Washington and we thought all the amendments would be taken up together when all the movers are present. So, we will start with Rule 29.

اس میں جناب سعید قادر صاحب کی ترمیم ہے، اگر اس میں کوئی ترمیم ہے تو مؤخر ہی کر دیں پھر سب ترامیم اکٹھی ہی لے لیں گے۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: This case Sir, has already been decided.

Mr. Chairman: You are right that was brought up separately.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Yes. That has already been settled. So, I think, at Page 17, Rule—16, the issue was decided. I do not recall the decision but I think it was decided that there is no need to mention the article.

Mr. Chairman: So, at any rate the notice was not revised after that and I think whatever the decision on Rule 17 has been taken that would stand.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: All right. Rule 16.

Mr. Chairman: Rule 29, I think, it has to be postponed because there is an amendment to it by Javed Jabbar Sahib. But let me make it clear that if the movers of these amendments are absent from the House indefinitely then I think we can not wait for them indefinitely. Then they will be taken up and finalized. If somebody wants to move an amendment later on, he can do so.

Rule No. 30, no amendment. Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I submit that when we take up these rules we should have copies of the rules. No doubt, I was given a copy in the earlier session but now it is very difficult for me to go to Karachi to bring that. Therefore, some arrangements should be made that at least to some Members who are interested in the subject may be given copies.

Mr. Chairman: Now, we can give you copies but I think everybody has to carry his papers.

Mr. Hasan A. Shaikh: No. No. Everybody has carried his papers. All the motions get lapsed because of the prorogation of the session. Then all the papers given by you should be considered to have lapsed and fresh papers should be given Sir, if you want our assistance. If you do not want our assistance, alright, we will keep mum.

Mr. Chairman: No. No. I certainly want your assistance. But the thing is that you belong to the Government party. The Order of the Day for an official business is framed by the Government and one hopes that it is done in a party meeting and you should know in advance, what is being discussed, and it was on the Order of the Day. That is why I am suggesting..........

(Interruption)

Mr. Hasan A. Shaikh: I mean, we don't have permanent residences in Islamabad. Whatever is given to us here in the House, we return them. That has always happened. If a copy is now given to me (I will return it) then we will be able to participate in it otherwise we don't know anything.

Mr. Chairman: No. No. I think, it would be futile to hold a meeting and take up the rules for consideration unless you participate and give your opinion. At any rate whether you want to accept them or reject them, it is entirely up to you.

Mr. Hasan A. Shaikh: Frankly Sir, our minds were blank when you were speaking about the rules. At least, my mind was blank.

Mr. Chairman: Now you have a copy?

Mr. Hasan A. Shaikh: Now, I have got a copy. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Now, on the President's Address, I think, we had decided this issue previously. Isn't it?

Mr. Hasan. A. Shaikh: Yes.

Mr. Chairman: Now, there was a change, I think, and that was "that the Chairman shall allot time for discussion". Instead of time, I think, in the rule that we have separately approved, it was said that 'shall allot one or more days for discussion', 'instead of time'. So, we will substitute that.

Then Rule 31——————No amendment.

Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Right. Rule 32. Again, no amendment. I think,

Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 32 (a)—In this there was a substantial change made by the Committee and there are amendments suggested to it by Mr. Javed Jabbar. So, I think, we will postpone them: Both 32 (a) and 32 (b) to the next sitting.

Mr. Chairman: Rule 33—Do we adoptit?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 34 Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 34 (a)—There is an amendment by Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir. The same thing.

(Interruption)

Mr. Wasim Sajjad: Sir, In Rule 34, we are sayng that a Minister...... whether he has previously taken part in the discussion or not. Now this means that he can take part in the discussion.

Mr. Chairman: Yes, certainly.

Mr. Wasim Sajjad: Then it is alright, Sir.

Mr. Chairman: Somebody can say that this Minister was not present and now he is winding up on behalf of the Government....*(Interruption)*

Mr. Wasim Sajjad: Apart from winding up......

Mr. Chairman: Even otherwise, he can participate. This is the object.

Then Rule 34 (a).......Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 35—Communication to the President.

Again, no amendment. Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Sir, Communication from the Senate to the President after a motion, therefor or thereof.

Mr. Wasim Sajjad: Thereof.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir. I think, it should be thereof.

Mr. Chairman: No. Therefor, I think, is correct.

Mr. Hasan A. Shaikh: Most probably correct, Sir.

Mr. Chairman: 'Therefor' is correct in the sense that it is a communication from the Senate to the President. After a motion, 'therefor' which means that the motion should be moved that a communication should be sent to the President.

Mr. Abdul Majid Kazi: Spelling mistake, Sir, 'therefore'.

Mr. Chairman: If there is a spelling mistake that would be corrected.

But I think, 'therefor' grammatically is correct.

Then we take up the next Chapter VII on Questions, Rule 36.

There is an amendment to Rule 36.

It is a very trivial amendment but I think we will leave it according to the principle that we have already adopted......That it is to be taken up, when the mover himself is present. So, this would be deferred.

Rule 37—No amendment. Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 38—Again, no amendment. Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: There is a typographical error—Notice of Questions' spellings should be corrected. Against Rule 37, Sir, Notice—as a double 'nn' in the notice and the question's spellings also should be corrected.

Mr. Chairman: I see. Now, I have not been able to follow. I see it is the marginal heading you mean.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Marginal. If you see the spelling of 'notice' there is double 'nn' and the spelling of question also........

(Interruption)

Mr. Chairman: That can be corrected later on also. But I think, whatever can be corrected rightaway why we should leave it. We should not postpone it to future date.

Rule 38—Form of Notice of Question. No amendment. Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 39————Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 40———— Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 41————Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 42————No amendment. Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 43————No amendment.————Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 44—This has been changed substantially but

again there is no amendment to it and it was accepted by the two or three committees that went over the rules. So, this again is accepted. Do we adopt it?

(Interruption)

Mr. Chairman: The same spelling mistake.

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Then next Rule 45————There is an amendment I think, it will have to be postponed. Although it is again a very minor technical amendment but let us follow the principle, or why not leave only that sub-clause to which there is an amendment, I think, the rest of the clause would save time. Rule 45 (1), (ii) and (iii) there is no amendment.

Those three sub-clauses are adopted, if you agree?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Then to 45 (iv). There is an amendment. We would defer (iv).

Then Rule 45(v)
45(vi)
45(vii)
45(viii)
45(ix)

} No amendments. And these again, if you agree, we will adopt them. Agreed?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Then 45(x), there is an amendment and this we would defer.

Rule 45(xi)45(xi)
45(xii)
45(xiii)

} No amendments right till the end, except for 22. So, from 45(xi) to (xxi) we adopt them.

Right?

(The Rule was adopted)

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Sub-rule (xvi)————It says:

"Contain any reflection on the conduct of the President including foreign Head of State or Heads of State?"

Mr. Chairman: I think, according to the General Clauses Act, the

singulars take care of the plurals. Either way, it is correct.

Then 22, I think, that we have to defer. There is an amendment to it.

Mr. Chairman: We take up Rule 46————No amendment. Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 47————No amendment. Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 48—There is an amendment, I think, that have to be deferred.

Please don't hesitate to point out if you have any comment, an reservation or any observation to make on any of the rules. This is the whole purpose of this exercise.

Rule 49————Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 50.————No amendment. Do we adopt it?

(The Rule was adopted)

Mr. Chairman: Rule 51,

Rule 52,

Rule 53,

Rule 54 and 55, No amendments. Do we adopt it?

(The Rules were adopted)

Mr. Wasim Sajjad: Mr. Chairman, may I suggest that we should stop here because now we are coming to Rule 56, I have some observations

on this. We are studying this matter further. This is for call attention notice and questions etc.

Mr. Chairman: Shall we postpone this chapter and then we can, I think, finish the rest of them. Unless you are pressed for time that is a different matter.

Mr. Wasim Sajjad: We can sit for another 10 to 15 minutes because then the Assembly will start on the other side.

Mr. Chairman: No, we will try to accommodate you but whatever you want to postpone for further consideration I will be agreeable to that but whatever we can finish........

Mr. Wasim Sajjad: Actually on this we have—this is the chapter which earlier on dealt with matters arising out of a question. To this we have added the call attention notice. Now actually my observation on this was that we have been functioning under the present system where we have adjournment motions and we have also got a procedure where an adjournment motion can be taken out of turn. If we introduce something new, two things will happen: (1) we have half an hour for adjournment motions in any case every day. Now for call attention notices we will have to allot additional time and when I hope an I do expect that the Senate will become busier as time goes on and we are facing this problem in the National Assembly also that we are very much pressed for time and sometimes when long speeches are not made even half an hour for adjournment motions is considered a lot of time. So, this is one thing.

Secondly I have seen that in India there is a different procedure for dealing with call attention notices. There the Chairman or the Speaker picks out one from so many for the day and here it is different and I think if we have to have it we can perhaps gain from their experience also. Thirdly I would say let us not mix up what you already have on questions with call attention notice. The call attention notices should be a separate chapter having its own restrictions etc., if you want to adopt it but my immediate response would be that why start something new when we are familier with adjournment motions. We know how to handle them now. We know how to take them out of turn also if there is an immediate matter the Minister can also sometimes be asked to make a statement. So, all these things already available then why start something which may create difficulties in future.

Mr. Chairman: As for postponement of this chapter in order to allow you to give further thought and consideration to whatever has been provided in the Draft Rules I have no objection whatsoever and I think the House perhaps would also be willing to accommodate you but let me point out two or three things: (1). The rules do not provide that an adjournment motion can be taken out of turn. It can only be done with the consent of the House which means that every time a Member wishes to take a motion out of turn he has to move a motion and then it has to be put to the House. (2) It is quite true that we have been rather liberal both in the Assembly as well as in the Senate with the adjournment motions. They are being raised on the floor of the House and the reason for that is, as I was trying to explain to Qazi Abdul Latif Sahib this morning, that one of the purpose is to bring a particular matter to the attention of the Government and since there is no other provision under the Rules for that purpose under the garb of adjournment motion at least deliberately allow people to raise those questions on the floor of the House because these are matters of public concern and as far as the legislature or the parliament is concerned we have to convince the electorate also that yes some useful work is being done and important and major issues of national importance are being raised. They are being debated, they are being discussed so that was one purpose and the present latitude that we give to the Members to raise question of adjournment on the floor of the House instead of that they are being killed in the Chamber. Thus they serve the purpose of bringing that matter to the attention of the Government and on many occasions I think the Government also has an opportunity of explaining its point of view and that is what benefits the nation that yes here is a matter, it is under consideration etc. So, this was the purpose but if we adopt this chapter *i.e.* the call attention notice, as is the practice you very rightly pointed out in India also then in that case the scruitiny of adjournment motion in the Chamber would be more strict because the purpose of bringing a particular matter to the notice of the Government would have been served by the call attention notice and it would not be a question of adjournment any longer. This is one.

The second is that somehow the adjournment motion is taken by the Government benches and it is not peculiar to the Senate or to the Assembly or to the Parliament in this country but everywhere that this is a criticism, a criticism in the negative sense of the Government and the Government is rather reluctant to admit even genuine motions for the purpose of debate which leads to all this controversy and the waste of time etc. So, this was another purpose which we thought would be served if we have a separate provision for the call attention notice but we certainly will be very glad if you give it further thought and if you think that this can in any way be improved I think there is nothing like it. At any rate there is an amendment

also suggested to this and for that purpose we will have to defer it for some other sitting. So, this is alright but I hope you bear this in mind what I have stated, what was the purpose and what was the rationale and the motivation for providing this in the Draft Rules.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I suggest we may adjourn now.

(Interruption)

Mr. Chairman: Shaikh Sahib we have been sitting only for two hours.

(Pause)

Mr. Chairman: I think we can do one or two more chapters. Let us proceed with it. So, the Chapter VII-A is deferred and we take up the next chapter, "Privileges".

Mr. Wasim Sajjad: I think Sir, we should stop after privileges portion so that we can go to the Assembly.

Mr. Chairman: Right. Let us finish the privileges. I think it is a short chapter and on the privileges I think I had given it a good deal of attention whether the time has not come that we codify privileges. Now it has both its advantages as well as it dis-advantages. In the committee I had raised it on more than one occasion but I think somehow the Members felt that the present system is alright but the dis-advantage is that even things very remotely connected with the work of the parliament are raised as question of privilege. Now, I have been, I must admit, rather strict I have not allowed every question to be raised as a question of privilege and many of them are killed in the Chamber but at the same time since there is no codified law, no codified rule on the subject what really constitutes a privilege I must have given more than half a dozen rulings very elaborate ones on what constitutes the breach of privilege of Parliament. You have done the same thing but still somehow either we the honourable Members are not quite familier with what privilege is really meant or for other reasons they do come up with questions which even remotely have nothing to do with the privilege of the parliament or of individual Members. We have repeatedly said that a member unless a privilege is conferred upon him by either the Constitution or the law he does not enjoy any rights superior to the rights of ordinary citizens in the country. He is governed by the same laws but usually we bring up issues like.

کہ بجلی کا کنکشن نہیں دیا گیا میں ایم این اے تھا یا میں سینیٹر تھا ، پولیس والے نے مجھے روک

دیا ہے اور میں سینیٹر تھا اور اسمبلی کا ممبر تھا یا پارلیمنٹ کا ممبر تھا ، تو یہ چیزیں

They are not even remotely connected with the privilege of parliament

لیکن وہ چیزیں آ جاتی ہیں ۔

So, the codified law will have this advantage that some of these things can be eliminated but again some people may feel that this is an attempt to choke them off which again is not........

Mr. Wasim Sajjad: But Sir, law for this purpose is already under consideration to bring a law so that the parliament then can award punishment etc., that is under consideration.

Mr. Chairman: No. That would be, I think, for a different purpose because under the Constitution, the Parliament has to provide under a law for the punishment that should be awarded for breach of privilege. For the time being I think, it is only by inferences that we are saying that yes we have the powers inherited by the Parliament in this country as a result of the transfer of powers and these are the traditions of the House of Commons etc., etc. Now that is not strictly correct. There is a judgement of the Supreme Court also on this issue. Personally I do not agree with that judgement but for the time being that is the only thing that holds the field under which we are operating. But it would be a good thing if there is a law under which we can punish those who are guilty of the breach of privilege. That again probably would mean that a codified privilege law would be better. So, please give consideration to that also.

Shall we finish this privilege portion?

Mr. Wasim Sajjad: Yes, Sir.

Mr. Chairman: Right. In the meantime if somebody comes up with a bright idea of condified privileges we can incorporate them separately.

Rule 57.58 Do we adopt them?

(The Rules were adopted)

Mr. Chairman: Rule 59, there is an amendment. I think it has to be ***deferred.***

60, 61, 62, 63 No amendment. Do we adopt him?

(The Rules were adopted)

Mr. Chairman: Here comes the point that I was making earlier.

Rule 63 (a) we have provided in the Draft Rules:

"If the House finds any person to be guilty of the breach of privilege of the House or its Committees or any Member it may award punishment to such person in accordance with law".

We, frankly speaking, do not have that law. On one or two occasions very serious allegations were made against some politicians that they are guilty of high treason etc., and that constitutes a breach of privilege of the House. How, if somebody has committed an offence of high treason then I think bringing him to the bar of parliament simply to hear him that he has committed or not committed, that is not an adequate punishment because high treason requires a capital punishment or life imprisonment. There are only those two punishments. Then what we can do even if we consider that it was a breach of privilege, which it is not. So, there has to be a law, I think, to identify it specifically.

64 Rules there is an amendment, it will be deferred.

65 Rules No. amendment. Do we adopt them?

66 Rules No amendment. Do we adopt them?

67 Rules No amendment. Do we adopt them?

68 Rules No amendment. Do we adopt them?

(The Rules were adopted)

Mr. Chairman: Since this adjournment motion business will be related to the Short Notice Business and also the Call Attention Notice, so, we will postpone this.

Now, if the House is in no mood to proceed further then we can adjourn.

(Pause)

Mr. Chairman: I think the Minister for Justice is required in the other House.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, there is a very important Bill under discussion in the other House, so I will be grateful if we can now adjourn to Sunday.

Mr. Chairman : Well, House is adjourned to meet again on Sunday at 6.00 p.m. because of the Maghrib prayers. I think, I do not want the same situation to be created again as we faced the other day.

Thank you.

[*The House adjourned to meet again at six of the clock in the evening on Sunday, October* 18, 1987].

PCPPI—145(88) Senate—25-5-91—300.